یا اللہ جل جلالہٗ　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علٰی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

قلت حیلتی اغثنی و ادرکنی

ولا یزید الظالمین الاخسارا (پارہ۱۵،ع۹)

(اورنہیں بڑھتا ظالموں کومگر نقصان)

کتاب مظلوم مبلغ کے جواب میں

اس کتاب میں حقائق کی روشنی میں اس امر کا جائزہ لیا گیا ہے کہ ''ظالم کون'' ہے

اور حقیقت حال کیا ہے؟

''اظہارِ حقیقت''

از: مولانا حافظ غلام محمد صاحب رضوی خطیب نورانی جامع مسجد خوشاب

مبلغ دعوت اسلامی، فاضل مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ناشر:

مکتبہ غوثیہ رضویہ نزد جامع مسجد نورانی محلّہ دتے والا خوشاب

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ

نام کتاب .... ''اظہارِ حقیقت''

از............................. ابوالحامد مولانا حافظ غلام محمد رضوی

(مبلغ دعوت اسلامی)

خطیب نورانی جامع مسجد خوشاب

صفحات............................. 64

ہدیہ............................. 30روپے

تاریخ اشاعت:............................. ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ

ناشر:............................. مکتبہ غوثیہ رضویہ نزد نورانی جامع مسجد محلّہ دتے والا خوشاب

مطبوعہ:.............................ابوالحسن پرنٹنگ پریس خوشاب

ضروری وضاحت: فقیر راقم الحروف غلام محمد نے یہ کتاب اپنی مرضی سے شائع کی ہے اور اس وجہ سے کی ہے کہ بعض ''اسلامی بھائی'' غلط فہمیاں پھیلا رہے تھے اور بار بار کتاب مظلوم مبلغ کے جواب کا مطالبہ کرنے لگے تھے۔ چونکہ فقیر کو حضرت پاسبان مسلک رضا مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی شبانہ روز مصروفیات کا بخوبی علم تھا۔اس لئے نہ اپنے طور پر اس کی اشاعت کی اجازت طلب کی اور نہ ہی چھپنے سے قبل انہیں اس کا مسودہ دکھایا۔اگر بالفرض فقیر سے کوئی فروگذاشت ہوگئی ہو تو مولیٰ کریم بصدقہ حبیبہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم معاف فرمائے۔قارئین سے نشاندہی چاہتا ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کرسکوں۔

جن احباب نے اس کتاب کو مرتب کرنے کے دوران فقیر کی مدد فرمائی، قیمتی مواد فراہم کیا اور حوصلہ افزائی کی اُن کا شکر گزار ہوں۔(فجزاہم اللہ احسن الجزاء)

فقیر غلام محمد رضوی (خوشاب)

سُن لو میری پکار آقا

از تبرکات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

غم ہو گئے بے شمار آقا　　بندہ تیرے نثار آقا

بگڑا جاتا ہے کھیل مرا　　آقا آقا سنوار آقا

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری　　للہ یہ بوجھ اُتار آقا

ہلکا ہے اگر ہمارا پلّہ　　بھاری ہے تیرا وقار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے　　تم کو تو ہے اختیار آقا

میں دُور ہوں تم تو ہو میرے پاس　　سن لو میری پکار آقا

مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہو گا　　تم سا نہیں غمگسار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی　　ڈوبا ڈوبا اُتار آقا

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے　　میرا ہے وہ نامدار آقا

ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ　　میرا ہے وہ کامگار آقا

اتنی رحمت رضؔا پہ کر لو

لَا یَقْرُبُہُ الْبَوَارْ آقا

انتساب

راقم اپنی اس ناچیز پیشکش کو امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث ابوالفضل حضرت مولانا علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ العزیز کی نذر کرتا ہے جنہوں نے اپنی گرانقدر لیبارٹری کا وہ چراغ اہلسنّت کو عطا فرمایا جس کی لو کبھی مدھم نہیں ہوئی اور ماشاء اللہ اندرون و بیرون ملک روشنی پھیلا رہی ہے۔ گوجرانوالہ کی سنگلاخ زمین کو وہ پھول عطا فرمایا جس کی مہک دُور دُور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اہل حق کو ایسا مجاہد دیا جس کی کاوشیں صداقتوں کی نقیب بن گئیں، جس کی عملی سرگرمیوں نے مسلک حق اہلسنّت کو بہار جاودانی عطا کی، جس کو کسی بھی مرحلۂ جاں گداز پر کبھی جھکایا نہ جاسکا، میری مراد نباض قوم، پاسبان مسلک رضا، مجاہد ملت، عالم باعمل، ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان ہیں۔ جنہوں نے نہایت نامساعد حالات میں مسلک حق اہلسنّت کی ترویج و اشاعت کا بار اُٹھایا اور مسلسل بڑھتے چلے گئے ہزاروں آندھیاں اُٹھیں مگر ان کے قدم کبھی نہیں ڈگمگائے۔ بمصداق:

ے ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے اُن کی اس خدمت دین و مسلک کو شرف قبول عطا فرمائے۔ ذخیرۂ آخرت بنائے اور یہ چشمۂ فیض ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رہے۔ (آمین)

ع......ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الراقم: حافظ غلام محمد خطیب نورانی جامع مسجد (خوشاب)

احوال واقعی

۱۴۰۱ھ میں کراچی میں علماء اہلسنّت کے ایک اجلاس میں اہلسنّت و جماعت کی ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا نام دعوت اسلامی تجویز ہوا۔ اس تنظیم کے پہلے امیر حضرت مولانا محمد الیاس قادری مقرر کئے گئے۔ اہلسنّت نے اس تنظیم کو بھرپور پذیرائی عطا کی اور محبت مصطفیٰ وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی دعوت عام ہونے لگی۔ دعوت اسلامی کے اجلاس میں حاضرین لاکھوں کی تعداد میں سنت مکبرین کے ساتھ نمازیں پڑھتے، نہ لاؤڈ اسپیکر استعمال ہوتا، نہ مووی بنائی جاتی پھر نہ جانے حالات نے کیا پلٹا کھایا کہ دعوت اسلامی نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر بھی استعمال کرنے لگی اور مووی بھی بننے لگی۔

اہلسنّت کے بین الاقوامی محبوب ترجمان ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' کے سرپرستِ اعلیٰ نے ان غیر شرعی امور پر مولانا محمد الیاس قادری صاحب کو ایک مکتوب کے ذریعہ توجہ دلائی، جسے انہوں نے نظر انداز فرما دیا اور حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے مخلصانہ پیغام کا کوئی معقول جواب نہ دیا۔ حضرت موصوف نے ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے ذریعہ مسئلہ حق کی حقانیت اور خلاف ورزی کے نقصان کی تبلیغ فرمائی تو بعض وابستگان دعوت اسلامی آپے سے باہر ہو گئے اور ایک صاحب عابد علی عائز حجازی (سوکن وٹڈ) نے ''مظلوم مبلغ'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ادارہ ''رضائے مصطفیٰ'' کی تحقیر کی گئی اور مولانا محمد الیاس عطار قادری کو ایک ''مظلوم مبلغ'' قرار دیا گیا۔

دعوت اسلامی کا قیام:

۱۴۰۱ھ کے اوائل میں اہلسنّت و جماعت کی تبلیغی تنظیم کا کراچی میں قیام عمل

میں لایا گیا۔علماء اہلسنّت و جماعت نے اس تنظیم کا نام ''دعوت اسلامی'' تجویز کیا اور مولانا محمد الیاس قادری کو اس کا اوّلین امیر منتخب کیا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تنظیم کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور کراچی کے علاوہ دیگر شہروں اور بیرونی ممالک میں بھی تنظیمی کام شروع ہو گیا اور جلد ہی دعوت اسلامی بین الاقوامی طور پر سنتوں کی مقدس تحریک اور نیکی کی دعوت عام کرنے لگی۔ابتداء کراچی شہر کے وسط میں سولجر بازار کے علاقہ میں گلزار حبیب مسجد میں اجتماع سے کی گئی اور اہلسنّت کی پذیرائی سے یہ تحریک عالمگیر مقبولیت کی حامل بن گئی اور اس تحریک کا دامن عموماً معاشی آلائشوں سے پاک رہا۔ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' جو اُس وقت اپنی اشاعتی عمر کے چوبیسویں سال میں تھا اور ماشاء اللہ ہمیشہ سے اہلسنّت کا محبوب ترین جریدہ ہے' نے اس تنظیم کی ترویج و اشاعت میں خصوصی حصہ لیا اور بار بار مضامین اور خبریں شائع کر کے دعوت اسلامی کی دعوت کو عام کیا اور اس طرح اس تحریک کی مقبولیت میں عملی کردار ادا کیا۔امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری بھی اس ماہنامہ اور اس کے سرپرست مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کے ہمیشہ نیاز مند رہے۔

بیعت سعادت:

بلکہ دعوت اسلامی کے ابتدائی دور میں امیر دعوت اسلامی کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ مجھے بیعت کر کے اپنے مریدوں میں شامل کرلیں تو میرے لئے بڑی سعادت ہوگی۔

فقیر کی دعوت اسلامی سے وابستگی:

جب دعوت اسلامی شروع ہوئی تو اس وقت بندہ ناچیز ضلع ساہیوال جامعہ حنفیہ رضویہ میں درس نظامی پڑھتا تھا جب دعوت اسلامی کا قافلہ سالانہ دورے پر آتا تو

ایک دودن پہلے حضرت مولانا محمد عارف رضوی صاحب ملتانی جو حضرت مولانا شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ وشاگرد تھے' وہ تشریف لاتے اور علمائے اہلسنّت سے ملاقات کرکے دعوت اسلامی کے دورے کو کامیاب بناتے اور لوگوں کو اس میں شمولیت کی دعوت وترغیب دیتے۔

امیر دعوت اسلامی سے ملاقات (اور دعوت اسلامی کیلئے کام)

ایک دفعہ جامعہ حنفیہ رضویہ (ساہیوال) میں دعوت اسلامی کے وفد سے ملاقات کے وقت بندہ حقیر نے حضرت مولانا محمد الیاس قادری صاحب سے اپنا تعارف کروایا اور اپنی بیعت ونسبت کے بارے بتایا کہ بندہ حضرت علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کا مرید ہے تو مولانا نے دوبارہ فقیر سے ملاقات کی اور بڑے خوش ہوئے تو بندہ نے امیر دعوت اسلامی کو اپنی مسجد مولوی شمس الدین والی محلّہ بلال گنج ساہیوال جہاں فقیر نمازیں اور جمعہ شریف پڑھاتا تھا' وہاں آنے کی دعوت پیش کی۔ انہوں نے قبول کیا جب آئے تو چائے وغیرہ پیش کی گئی اور بندہ کے عزیز وشاگرد محمد عبدالسمیع خان کے گھر کھانا ہوا' دوتین دوروں پر اسی طرح ہوا۔ عبدالسمیع خان مولانا محمد الیاس صاحب کے مرید ہوگئے اور بندہ ہفتہ وار اجتماع میں جو اس وقت جامع مسجد مہاجرین میں ہوتا تھا' بطور مبلغ دعوت اسلامی بیان کرتا تھا اور عبدالسمیع کو ترغیب دی۔ اس نے بھی دعوت اسلامی کیلئے کام کرنا شروع کیا' کئی مرتبہ بذریعہ خط وکتابت بھی امیر دعوت اسلامی سے رابطہ ہوا۔ ان میں ایک خط بندہ نے امیر دعوت اسلامی کو عیادت کیلئے لکھا جس کا جواب انہوں نے اپنے پیڈ پر اس طرح دیا تھا۔

''مبلغ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا حافظ غلام محمد صاحب قادری رضوی زید مجدہٗ''
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی۔ الحمدللہ علیٰ کل حال۔
عیادت نامہ موصول ہوا' بہت بہت شکریہ یاد فرمائی کا۔ اللہ عزوجل آپ کو

جزائے جزیل عطا فرمائے کہ آپ دعوت اسلامی کیلئے محنت فرما رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔ اگر ہم نے کام میں کوتاہی کی تو ہوسکتا ہے کہ وہ اور کسی سے کام لے لے۔ لہٰذا دعا ہے کہ وہ ہم سے ہی کام لے' محنت اور لگن سے کام کرتے رہیں۔ عبدالسمیع خان کا جذبہ لائق تحسین ہے۔ سلام عرض کریں الحمدللہ اب میرا پاؤں پہلے سے بہتر ہوتا جارہا ہے۔

دعا فرمائیں اللہ عزوجل مجھے جلد از جلد چلنے پھرنے کے قابل بنا دے کہ دعوت اسلامی کیلئے بھاگ دوڑ کرسکوں۔

آپ کی دعاؤں کا ہر وقت محتاج: محمد الیاس قادری عفی عنہٗ

بندہ کے یہ عزیز و شاگرد مولانا محمد الیاس صاحب کے مرید عبدالسمیع خان آف ساہیوال اُس وقت کہا کرتے تھے کہ امیر دعوت اسلامی فرماتے ہیں کہ "اگر حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مجھے بیعت کرلیں تو میرے لئے بڑی سعادت ہوگی"۔

بحمدہٖ تعالیٰ بندہ جب تک ساہیوال رہا' دعوت اسلامی کیلئے کام کرتا رہا پھر فیصل آباد دورہ حدیث شریف کیلئے مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار میں داخل ہوا تو اس وقت بھی ہجویری جامع مسجد جناح کالونی دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں حاضری ہوتی رہی۔ پھر ۱۹۸۷ء میں یہاں خوشاب شہر میں حاضری ہوئی تو اپنے پیر بھائیوں محمد عثمان قادری رضوی' شیخ محمد منیر قادری رضوی' مولانا عبدالشکور قادری رضوی وغیرہ وغیرہ۔ حضرات سے مل کر دعوت اسلامی کے کام کا آغاز کر کے اس کو کامیاب کیا۔ پہلے جامع مسجد توکلیہ رضویہ ہفتہ وار پانچ سال اس نورانی جامع مسجد محلّہ دتے والا میں دعوت اسلامی کا مرکز اور ہفتہ وار اجتماع ہوتا رہا۔ فقیر کے کئی ایک عزیز و شاگرد اور پیر بھائی دعوت اسلامی کے لئے کام کرتے رہے اور اب بھی کررہے ہیں لیکن

اچانک ہی چند سال سے دعوت اسلامی نے اپنے مسلمہ بزرگ علماء کرام کے مسلک و فتاویٰ کے خلاف چند ایک مسائل مثلاً نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال' نوافل کی جماعت' فوٹو ویڈیو اور مووی کو جائز اور حلال قرار دے کر اپنا رستہ الگ کرنا شروع کر دیا جس سے بہت دلی صدمہ و افسوس ہوا۔

اب ان مسائل کے بارے امیر دعوت اسلامی سے بذریعہ خط رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

رضائے مصطفٰے کا کلمۂ حق:

حال ہی میں جب دعوت اسلامی کے اسٹیج سے مسئلہ لاؤڈ اسپیکر اور مووی کے جواز و استعمال کی کوششیں شروع کی گئیں تو ''رضائے مصطفٰے'' نے ہمیشہ کی طرح کلمۂ حق بلند کیا اور کار پردازان دعوت اسلامی کو شریعت مطہرہ کی روشنی میں خلافِ سنت و شریعت امور سے بچے رہنے کی طرف توجہ دلائی اور اکابر علماء اہلسنّت و بزرگان دین کے ارشادات شائع کئے تا کہ یہ سنی تنظیم سنتوں کی تبلیغ پر ہی قائم رہے اور خلافِ شریعت و سنت امور میں ملوث نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

مگر افسوس نہ تو امیر دعوت اسلامی نے حق بیانی کو قبول کیا اور نہ اُن کے چند رفقاء کار نے اسے تسلیم کیا اور اس طرح دعوت اسلامی خلاف سنت و شریعت امور اپنا کر انتشار کا شکار ہو گئی اور بجائے اصلاح کے فساد کی طرف مائل ہو کر متنازعہ بن گئی ہے۔

''مظلوم مبلغ'':

انہی حالات کے تناظر میں مسمیٰ عابد علی عائذ حجازی سوکن ونڈ نے ''مظلوم مبلغ'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے' جسے کراچی سمیت پورے ملک میں وسیع پیانہ پر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ راقم الحروف کے پاس یہ کتاب پہنچی تو باعث تعجب ہوئی

کہ بالآخر مولانا محمد الیاس قادری صاحب کے نادان دوستوں نے دعوت اسلامی کے کمال کو زوال پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ راقم نے حضرت امیر دعوت اسلامی کو ۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ بمطابق ۰۶-۱۲-۱۶ کو درج ذیل عریضہ بصیغہ رجسٹری ارسال کیا۔

مکتوب: بخدمت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حال ہی میں آپ کے متعلق ''مظلوم مبلغ'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی گئی ہے' جسے کسی عابد علی عائذ حجازی سوکن ونڈ نے تصنیف کیا ہے۔ ملتان کے اجتماع کے علاوہ اسے وسیع پیمانہ پر مفت تقسیم کیا جارہا ہے۔ کتاب کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ یہ ''نام نہاد مجلّے ''رضائے مصطفٰے'' کا ایک غضبناک شیر کی طرف سے اینٹ کا پتھر سے جواب ہے''۔ بلفظہٖ

اہلسنّت و جماعت کا محبوب ترجمان جو نصف صدی سے مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی اشاعت و خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہا ہے' کا وہ کون سا جرم ہے کہ آپ کے چاہنے والوں نے اسے نشانۂ پتھر بنایا ہے۔ کیا اس کتاب کے مندرجات سے آپ کو کلّی اتفاق ہے؟ کیا ''رضائے مصطفٰے'' کے مخلصانہ پیغام کا ردّعمل یہی غیر مہذب جارحیت ہے' جب مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے۔ (ص ۴۲) تو کیا اس کتاب کے مصنف نے حضرت مولانا الحاج پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی اور ''رضائے مصطفٰے'' ادارہ کے اراکین کی پے بہ پے تحقیر کر کے حرام قطعی کا ارتکاب نہیں کیا؟ کیا یہ کتاب اور اس کے مندرجات مسلک کے نقصان کا باعث نہیں ہیں؟

''رضائے مصطفٰے'' کا قصور یہی ہے کہ مسئلہ لاؤڈ اسپیکر اور ٹی وی' مووی پر اس جریدہ حمیدہ نے آپ کو توجہ دلائی اور اس توجہ دلانے سے ہی آپ کی ٹیم آپ کی تصویریں اور مووی بنانے سے رُک گئی۔ وگرنہ مووی بھی بننی شروع ہو چکی تھی اور بیس بیس روپے

میں آپ کی تصویریں بھی بکنی شروع ہو چکی تھیں۔ شاید آپ کے نادان دوستوں کو یہ حقیقت پسند نہیں آئی اور وہ غضبناک ہو کر آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔

جن دو مسئلوں کو آپ کے چاہنے والوں نے بار بار فروعی مسائل قرار دیا ہے وہ ہیں نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال اور ٹی وی مووی۔ ہے کوئی انصاف کرنے والا جو یہ بتائے کہ نماز میں اگر لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے تو کون سا ضابطہ شرعی متاثر ہوتا ہے جب ٹی وی ''نبی کا دشمن'' ہے تو اس کی جان مووی کیسے حلال ہے۔ اگر مووی نہیں تو ٹی وی محض ایک بے جان آلہ ہے تو بے جان آلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن کیسے ہوا؟ ٹی وی پر جو بھی فلم چلتی ہے وہ مووی سے بنتی ہے۔ تعجب کی جاء ہے کہ بے جان آلہ حلال نہیں مگر مووی فلم حلال ہے اور محض فروعی مسئلہ ہے۔

اس کتاب میں جو صریح دشنام طرازی کی گئی ہے اور جتنی گالیاں شائع کی گئی ہیں۔ کیا آپ کو ان سے دُکھ نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو پھر آپ نے اس ظالم کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کی ہے۔

حق بات یہ ہے کہ اہلسنّت اجتماعی طور پر آپ اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی اور ماہنامہ ''رضائے مصطفٰے'' سے محبت کرتے ہیں اور مخالفین کو برداشت نہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کی دعوت اسلامی افتراق وانتشار کا شکار ہو گئی ہے۔ انہیں روکنا آپ کے لئے ضروری اور اہلسنّت کے مفاد میں ہے۔

رہا یہ کہ آپ کو ''رضائے مصطفٰے'' نے مخاطب کیوں کیا؟ تو سنئے شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہٗ کو کسی نے کہا کہ ''رضائے مصطفٰے'' نے آپ کے خلاف لکھا ہے''۔ فرمایا ''شکر کرو اس زمانہ میں بھی سیدھی راہ دکھانے والا کوئی ہے''۔ قائد اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہمارے کپڑوں پر گرد پڑ جاتی

ہےاور مولانا صاف فرما دیتے ہیں''۔نہایت ادب سے التماس ہے کہ اس محبت بھرے عریضہ کو محبت سے ملاحظہ فرمائیں اور محبت بھرے جواب سے شاد فرمائیں۔

شکریہ والسلام!

منتظر جواب:

حافظ غلام محمد رضوی خطیب نورانی جامع مسجد خوشاب

جواب ندارد:

حضرت مولانا محمد الیاس عطاؔر قادری صاحب نے اس عریضہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ دوبارہ یاددہانی پر بھی خاموشی اختیار فرمائی جبکہ احباب اہلسنّت اس خلفشار پر سخت پریشان ہیں۔لہٰذا ضروری محسوس ہوا کہ انتشار کی اس مکدر رفضاء کو صاف کرنے کیلئے عابد علی عائذ حجازی سوکن ونڈ کے مزعومات کو حقائق کی روشنی میں پرکھا جائے اور کتاب ''مظلوم مبلغ'' کے سیاق وسباق کی اصلیت واضح کر دی جائے جبکہ ہمیں دعوت اسلامی سے پہلے بھی پیار تھا' اب بھی ہے۔لیکن ہمیں اس کے چہرہ پر شرعی داغ دھبے پسند نہیں۔

کتاب ''مظلوم مبلغ'':

جناب سوکن ونڈ صاحب نے کتاب کا نام ''مظلوم مبلغ'' رکھا ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ مولانا محمد الیاس قادری مظلوم مبلغ ہیں لیکن ساری کتاب میں کسی جگہ یہ واضح نہیں کر سکے کہ اُن پر کون کون سے ظلم ہوئے ہیں اور کون کون لوگ ہیں جنہوں نے اُن پر کیا کیا ظلم کیا ہے۔ جہاں تک ''رضائے مصطفٰے'' کے سرپرست حضرت مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کا تعلق ہے اور جن کے خلاف سوکن ونڈ صاحب نے تحریری بدزبانی کی ہے اُن کا اور اُن کے ادارہ کا کوئی صریح صاف ''ظلم'' بتایا نہیں گیا ۔ساری کی ساری کتاب بار بار پڑھنے سے بھی کسی ظلم کی نشاندہی نہیں ملتی' بس گھوم پھر کر

یا تو مسئلہ لاؤڈ اسپیکر کے جواز پر آ رُکتی ہے یا پھر مووی کے گرد گھومتی ہے۔ سوکن ونڈ صاحب نے لکھا ہے کہ ''کسی کی جہالت خاموشی سے برداشت کر لینا باعث ذلت ہو جاتا ہے''۔ حالانکہ یہ فارمولا مشہور ہے کہ ''جواب جاہلاں باشد خموشی''

سوکن ونڈ آگے لکھتے ہیں ''کامیابی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے میں ہی حاصل ہوتی ہے''۔ ''جس کے جتنے محبین و متعلقین زیادہ ہوں اس کے بارے میں نازیبا لکھ بول کر ان سب کی دلآزاری کا موجب نہ بنا جائے''۔

دریافت طلب یہی بات ہے کہ تم نے یہ جسارت کیوں کی ہے؟ اور وہ کون سی اینٹ تھی جس کے جواب میں پتھراؤ پر اُتر آئے اور ''رضائے مصطفٰے'' کے محبین و متعلقین کی دلآزاری کیوں کی ہے؟ کیا وہ تعداد میں کم ہیں؟ اپنی تحریر میں اپنی نازیبائی بھی دیکھی ہوتی۔

تداعی کے ساتھ نوافل کی جماعت

رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ میں اپنے شہر کی ایک جامع مسجد میں درس قرآن کے سلسلہ میں کچھ ساتھیوں کی دعوت پر حاضری کا اتفاق ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا' درس ختم ہوتے ہی اعلان ہوا کہ نماز اشراق کا وقت ہو چکا ہے صفیں درست کر لیں۔ نوافل کی جماعت ہوگی۔ بندہ سن کر حیران ہو گیا اور جب غور کیا تو محراب کے ایک طرف پنجگانہ نماز کے اوقات کا چارٹ لگا ہوا تھا اور محراب کی دوسری طرف نوافل کی جماعت کے اوقات کا چارٹ لگا ہوا تھا۔ جب ان حضرات سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مرکز سے اس طرح کی ہدایت ہے اور بعد میں ثبوت کے طور پر ساتھیوں نے ایک کتابچہ بندہ کی طرف بھیجا جو لاہور سے مولانا محمد اکمل عطاری صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ رسالہ کے مطالعہ پر بندہ کی حیرانگی و پریشانی کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ کتابچہ فقہ حنفی کی تمام کتب میں

مسطور مسئلہ وفتویٰ کے بالکل خلاف تھا۔فقیر نے اس کتابچہ کا جواب تداعی کے ساتھ نوافل کی جماعت مکروہ ومنع ہے' شائع کیا۔ جو۲۴صفحات پر مشتمل ہےاوراس میں فتاویٰ رضویہ شریف اور کتب دینیہ وفتاویٰ اسلامیہ میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی اور علماء احناف کا اجماعی فتویٰ شائع کیا گیا ہے۔ بہرحال ان مسائل کے بارہ میں امیر دعوت اسلامی سے بذریعہ خط رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

اظہارِ حقیقت:

اِس حقیقت کا کوئی انکارنہیں کرسکتا کہ اہلسنّت کواپنے جملہ علماء کرام ومشائخ عظام راہبران قوم سے حقیقی پیار ہے ۔ پاسبان مسلک رضا مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہوں یا مولانا محمد الیاس عطار قادری کسی سے ذرّہ بھرنفرت نہیں ہے ۔ دونوں حضرات کی اہلسنّت ومسلک اہلسنّت کیلئے خدمات جلیلہ کا سب کواعتراف ہے۔ پھر یہ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ ان دونوں حضرات کے درمیان ان کے آپس کے محبت و پیار کو نفرت سے بدلنے اوراہلسنّت میں انتشار برپا کر کے انہیں تقسیم کرنے کی مذموم سعی عمل میں لائی جارہی ہےاور چمنستان اہلسنّت کوخزاں آشنا کیا جارہا ہے۔مخالفین اہلسنّت تو اہلسنّت میں انتشار کی فضا قائم کرنے کیلئے کوشاں رہتے ہی ہیں۔اہلسنّت کوکیا ہوا کہ وہ اُن کے مذموم ارادوں کو جامۂ عمل پہنانے میں شاغل ہوگئے۔صرف فقیر راقم الحروف غلام محمد ہی نہیں' سب کےسب سنی اپنے ان دونوں راہنماؤں کیلئے ہمیشہ دُعا گو ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کا سایہ اہلسنّت پرتادیرقائم رکھے۔انہیں دارین کی نعمتیں عطافرمائے اور ''مظلوم مبلغ'' کتاب کے مصنف کی طرح اوراس قماش کے لوگوں کے شرسے بچائے' اپنی حفاظت عطافرمائے۔شریعت مطہرہ کی پیروی میں استقامت عطا کرے اور اِدھر

اُدھر کی کوتاہیوں سے بچائے۔آمین

ماہنامہ ''رضائے مصطفٰے'' میں لب ولہجہ کی سختی اگر کسی کو پریشان کرے تو اُسے اِس حقیقت کا احساس کرنا چاہیئے کہ ایک زخمی دل انسان جب کسی طرف سے مسلک حق کی خلاف ورزی دیکھتا ہے تو غیر اختیاری طور پر اُس کے جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں لیکن ذی ہوش لوگ صورتحال کی نزاکت محسوس کرتے ہیں۔اسے معیوب نہیں سمجھتے بلکہ فطرتی تقاضا سے تعبیر کرتے ہیں اور ''الحق مرٌ'' حق بیانی کڑوی ہوتی ہے' کے مصداق اسے کشادہ دلی سے برداشت کرتے ہیں۔تلاش حق اور اصلاح فکر ونظر کی جدوجہد ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیئے۔

جماعت رضائے مصطفٰے ہو یا دعوت اسلامی ہمارے سب کے دینی ملی جذبوں کا محور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اور محبت اولیاء ہے۔ ہمارے ملّی شیرازہ کو بکھیرنے اور مسلکی شوکت کو منہدم کرنے کی سازش کچھ ایسے ضمیر فروشوں نے اپنا رکھی ہے جو اختلاف وانتشار برپا کرکے ہمیں چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم کرنے کے درپے ہیں۔مولیٰ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے ہمیں ان لوگوں کے شر سے بچائے اور ہمیشہ حق پر قائم رکھے۔آمین

مسئلہ لاؤڈ اسپیکر:

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے جواز کی تلاش میں سوکن ونڈ کو مفتی افضل حسین بہت پسند آئے ہیں اور خود لکھا ہے کہ ''حضرت مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت رحمہما اللہ عدم جواز اور مفتی افضل حسین جواز صلوٰۃ کے قائل ہیں'' اور جواز کو ترجیح دینے کیلئے مفتی افضل حسین کو حضرت مفتی اعظم پر ترجیح بلکہ دیگر اکابر علماء ومشائخ پر ترجیح دے دی ہے اور یہ ہے اصلی ظلم جس کے یہ خود مرتکب ہوئے ہیں۔نیز یہ ان کا ڈبل ظلم ہے کہ ان

کی اسی اپنی تصنیف کے ص ۵۷ پر لکھا ہے کہ ''مفتی افضل حسین صاحب نے لاؤڈ اسپیکر کے اپنے فتویٰ جواز سے رجوع کر لیا تھا'' کیوں جناب ہوا نکل گئی کہ نہ؟

سائنسی تحقیق:

اسی کتاب کے ص ۱۵ پر لکھا ہے کہ ''یہ مسئلہ مع اپنے انظار کے سائنسی تحقیق پر موقوف تھا۔ فیصلہ اس بات پر تھا کہ اسپیکر میں سنائی دی جانے والی آواز وہی اصل ہے یا تبدیل شدہ۔ ماہرین علم صوت نے یہ تحقیق پیش کی کہ یہ آواز بدل کر نہیں آتی'' (ص ۱۵)

یہاں سوکن وٹڈ نے نہ تو کسی ماہر علم صوت کا نام لیا ہے اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا ہے جبکہ اس کے بالمقابل مؤقف کی تائید میں کہ سائنسدان لاؤڈ اسپیکر سے نکلی ہوئی آواز کو اصل آواز قرار نہیں دیتے، درجنوں حوالے موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے شائع کردہ پمفلٹ ''لاؤڈ اسپیکر کا کیا حکم ہے؟''

اس پمفلٹ میں مسلم غیر مسلم سائنسدانوں کے بیانات درج ہیں، جن کی رُو سے یہ چیز ثابت کی گئی ہے کہ بولنے والے کی اصل آواز مائیکروفون پر ختم ہو جاتی ہے اور اس سے آگے جو چیز سفر کرتی ہے وہ آواز کا اثر (Effect) ہوتا ہے جو مائکروفون اور ایمپلی فائر کے نظام کو متحرک کرتا ہے۔

اس پورے پمفلٹ میں قرآن کریم و حدیث شریف کے فرمودات کے علاوہ سائنسدانوں کی تحقیق، ماہرین نفسیات کا عندیہ اور دیگر مسائل کی مفصل بحث موجود ہے۔

ثابت ہوا کہ ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف نے قارئین سے دھوکہ کیا ہے اور بے سروپا مضمون شائع کر کے جارحیت کا ارتکاب کرتے ہوئے خود ظلم کا مرتکب ہوا ہے۔ سائنسی تکنیک کے ذریعہ بھی ثابت ہو گیا کہ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے نماز نہیں ہوتی۔ جماعت کے دوران امام کی آواز کی اتباع کیلئے مقتدیوں تک انتقال تکبیرات مکبرین کے ذریعہ کرنا سنت رسول اللہ ہے۔ اب دو ہی صورتیں سامنے ہیں کہ دوران نماز باجماعت لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ بالفرض سوکن ونڈ صاحب یا ان کے دیگر ہمنوا اب بھی اسے جائز کرنے پر مصر ہوں تو کیا عدم استعمال سے کوئی گناہ یا فساد لازم آئے گا' نہیں ہر گز نہیں۔ لہٰذا عدم استعمال بہرحال بہتر و بابرکت ہے اور استعمال موجب فساد اور نمازوں کے ضیاع کا باعث ہونے کی وجہ سے ظلم کا باعث ہے۔ حیرت ہے کہ ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف لوگوں کو خود ظلم کی طرف گھسیٹتے ہیں اور منع کرنے والوں کو ظالم گردانتے ہیں۔ فیاء للعجب۔

فتاویٰ علماء اہلسنّت ولاجواب اشتہار:

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کی طرف سے سالہا سال سے بعنوان

''نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ناجائز ہونے کا بیان''

بڑے سائز کا اشتہار مرتبہ عاشق مصطفیٰ' پاسبان مسلک رضا' مجاہد ملت' عالم باعمل حضرت مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب عرصہ دراز سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ اس اشتہار کی کسی عبارت کی کبھی کوئی تردید شائع نہیں ہوئی' نہ ہی کسی حوالہ کی تغلیط کی گئی' نہ ہی کسی جملے کو چیلنج کیا گیا۔ اس اشتہار کی شروع کی سطور میں لکھا ہے۔

''سنت مصطفوی و ضابطہ شرعی کے مطابق اگر تمام نمازیوں تک امام کی آواز نہ پہنچ سکے تو امام کے ساتھ نماز میں شامل مقتدیوں میں سے ضرورت و حاجت کے مطابق ایک یا متعدد مبلغ و مکبر امام کی آواز پر تکبیرات کہہ کر دوسرے مقتدیوں تک آواز پہنچائیں

مگران تکبیرات سے مقصود اپنی نماز کی تکبیرات وادائیگی ہو اور اعلان سے دوسرے کو آواز پہنچانا اگر مکبرین نے اس کی بجائے محض اعلان کا قصد کیا تو نہ صرف اُن کی نماز مکروہ و فاسد ہوگی بلکہ ان کی آواز پر نماز شروع کرنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوگی۔

اس ضابطہ کی روشنی میں فیصلہ کریں کہ نماز میں شامل مکبرین اگر صرف اعلان کا قصد کریں تو اُن کی نماز بھی فاسد ہوگی بلکہ اُن کی آواز پر اقتداء کرنے والوں کی نماز بھی نہ ہوگی تو لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز شروع کرنے والوں کی نماز کیسے ادا ہو جائے گی؟

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بنظر تحقیق وانصاف صراحۃً بدعت وممنوع اور ناجائز ومفسد نماز ہے، جس پر دلائل شرعیہ احکام دینی شاہد ہیں''۔

اس اشتہار میں شرعی دلائل کے علاوہ اتمام حجت کیلئے دیوبندی وہابی علماء کے فتاویٰ عدم جواز بھی درج ہیں نیز امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت صدر الافاضل، حضرت صدر الشریعہ، شہزادہ امیر ملت، ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری، حضرت محدث اعظم پاکستان، مفتی اعظم علامہ ابوالبرکات، شیخ القرآن ابوالحقائق علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی، محدث امروہوی، مولانا محمد خلیل کاظمی، مولانا حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی، مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی وغیرہم (علیہم الرحمۃ) کے اقوال وفتاویٰ بسلسلہ عدم جواز شائع کئے گئے ہیں۔ کسی کو آج تک ان کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی، نہ ہی ان کے پایہ کا کوئی عالم مفتی بسلسلہ جواز میسر آیا ہے جبکہ یہ اشتہار اہلسنّت کی اکثر مساجد میں آویزاں چلا آرہا ہے۔

''مظلوم مبلغ'' کے مصنف کو غور کرنا چاہیئے کہ اُس نے اپنی تصنیف میں اصاغر میں ہوتے ہوئے کیسے کیسے اکابر کے خلاف کیا کیا گل کھلائے ہیں اور حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کے خلاف لکھ کر درحقیقت ان اکابر کی تحقیر وتذلیل کر کے کتنے بڑے ظلم کا مرتکب ہوا ہے۔ راقم الحروف بھی جوابی کارروائی کے طور پر اُس کا

بھڑکس نکال سکتا تھا مگر ہمیں سوکن وِنڈ کا سا انداز سکھایا نہیں گیا' ہم نے اُس کے تحریری ظلم سپردِ خدا کر دیئے ہیں۔

؎ قریب ہے یار و روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

مسئلہ تصویر:

اس سراپا ظلم کتاب ''مظلوم مبلغ'' کا دوسرا مسئلہ ہے۔ مسئلہ ''تصویر و مووی''
علماء کرام' مشائخ عظام' عوام الناس سب جانتے ہیں کہ اسلام میں تصویر سازی حرام ہے۔ مگر مسئلہ لاؤڈ اسپیکر کی طرح اس میں بھی کھینچا تانی کر کے اسے جائز و حلال قرار دینے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے کہ تصویر تو حرام ہے مگر مووی جائز ہے۔ پہلے تو خود امیر دعوت اسلامی اسے ناجائز کہتے رہے ہیں لیکن حال ہی میں انہوں نے ایک کتابچہ

''ٹی وی اور مووی''

میں اپنے تاثرات اس طرح پیش کئے ہیں۔

''ٹی وی کے پردۂ سکرین پر صورت کے ساتھ ظاہر ہو کر نیکی کی دعوت پیش کرنا متعدد علمائے اہلسنّت کے نزدیک اگرچہ شرعاً درست ہے۔ تاہم اس کو دیکھنے کیلئے گھر میں ٹی وی ہرگز مت لائیے۔ کیونکہ ٹی وی کے اکثر پروگرام غیر شرعی ہوتے ہیں' میں جس طرح پہلے ٹی وی کا مخالف تھا۔ الحمدللہ عزوجل اسی طرح اب بھی مخالف ہوں۔ ٹی وی نے مسلمانوں کو عملی طور پر تباہ کرنے میں انتہائی گھناؤنا کردار سرانجام دیا ہے۔ اس کی ہلاکت خیزیوں کی جھلکیاں میرے بیان کے تحریری رسالے ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

جہاں تک گھر میں ٹی وی بسانے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ

صرف مذہبی پروگرام دیکھنے' سننے کی نیت سے بھی گھر میں ٹی وی بسانے کے حق میں نہیں ہوں۔ کیونکہ ٹی وی کے منفی اثرات بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً آپ کو اگر تلاوت بھی سننی ہو گی تو ٹی وی کھولتے ہی مراد برآنا ضروری نہیں۔ اس کیلئے شاید کئی چینلز سے گزرنا پڑے گا اور یوں نہ چاہتے ہوئے بھی میوزک سننے اور طرح طرح کے بے ہودہ مناظر دیکھنے سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ نیز مذہبی پروگرام بھی اکثر گناہوں کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ عموماً اس کے اوّل و آخر بلکہ بیچ میں بھی بے پردہ عورتوں پر مشتمل اشتہارات چلائے جاتے ہیں۔ بالفرض آپ نے مذہبی پروگرام دیکھنے کیلئے ٹی وی لیا اور فلموں' ڈراموں اور بدعقیدہ لوگوں کی تقاریر سے بچ بھی گئے' تب بھی گھر میں دیگر افراد کے ابتلاء کا شدید اندیشہ ہے''۔(ص۲۲،۲۳)

ٹی وی' ویڈیو کے مسئلے میں علماء کی آراء میں اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض نے اسے تصویر پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز قرار دیا اور بعض نے تصویر ہونے کی نفی کی اور اسے آئینے کے عکس کی مثل قرار دیتے ہوئے جائز قرار دیا کہ جیسے آئینے میں نظر آنے والا عکس تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہے ہی نہیں تو یہاں بھی یہی حکم ہے۔ چنانچہ ٹی وی اسکرین پر شعاعوں سے بننے والے عکس پر تصویر کا حکم دیا جانا غلط ہے۔ بہرحال اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ٹی وی اسکرین پر نظر آنے والا عکس تصویر ہی ہے تو از روئے قیاس اس پر حکم حرمت ہی ہوگا اور اگر اس کے برعکس تصویر ثابت نہ ہو تو جائز امور کی مووی فلم جائز ہوگی اور امام اہلسنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں وصدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہما اللہ تعالیٰ کی کتب سے یہی ظاہر ہے کہ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔(ص۲۴)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے آئینے

کے سامنے نماز پڑھی تو میں نے یہاں بیان کردہ (شرح منیہ کے) قول سے اخذ کرتے ہوئے جواز کا فتویٰ دیا کیونکہ نہ تو آئینے کی عبادت کی جاتی ہے اور نہ اس میں کوئی صورت چھپی ہوتی ہے اور نہ یہ کفار کی مصنوعات (یعنی کفار کے شعائر) سے ہے۔ ہاں اگر نماز پڑھنے کے دوران اسے اپنی حرکات مثل رکوع وسجود وقیام وقعود نظر آتی ہوں اور یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اسے نماز سے مشغول اور غافل کردیں گی تو اسے آئینے کے سامنے ہرگز نماز نہیں پڑھنی چاہیئے''۔

یونہی صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے جب اسی قسم کا سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آئینہ سامنے ہو تو نماز میں کراہت نہیں ہے کہ سبب کراہت تصویر اور وہ یہاں موجود نہیں اور اگر اسے تصویر کا حکم دیں تو آئینے کا رکھنا بھی مثل تصویر ناجائز ہو جائے۔ حالانکہ بالاجماع جائز ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ وہاں تصویر ہوتی ہی نہیں بلکہ خطوط شعاعی آئینہ کی ثقالت کی وجہ سے لوٹ کر چہرے پر آتے ہیں۔ گویا یہ شخص اپنے کو دیکھتا ہے، نہ یہ کہ'' آئینہ میں اس کی صورت چھپتی ہے''۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد۱، ص۱۸۴) (کتاب ٹی وی اور مووی ص ۲۵)

قارئین کرام انصاف فرمائیں کہ مووی کی تصویر اور آئینہ کے عکس میں کیا مماثلت ہے۔ آئینہ وہ ہے جس میں صورت چھپتی نہیں اور مووی میں صورت چھپ جاتی ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا بیان مبارک ہو یا حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے ارشادات حاصل کلام یہی ہے کہ ٹی وی، مووی، ویڈیو میں نظر آنے والی شکلیں تصاویر ہیں، عکوس نہیں اور آئینہ میں نظر آنے والی اپنی شکل عکس ہے، تصویر نہیں۔ لہٰذا ٹی وی، سکرین پر نظر آنے والی شکل مسلّمہ طور پر تصویر ہے اور قطعی یقینی طور پر حرام ہے۔

تصویر عموماً کیمرہ کے ذریعہ بنتی ہے۔ اسے کاغذ پر منتقل کیا جائے پھر بھی تصویر ہے۔ ٹی وی وغیرہ کی سکرین پر منتقل کیا جائے پھر بھی تصویر ہے۔ اسے پانی یا آئینہ وغیرہ میں

نظر آنے والے غیر جامد عکس پر منطبق نہیں کیا جا سکتا۔ آئینہ کے سامنے سے ہٹ جائیں عکس ختم ہو جائے گا مگر تصویر کا وجود باقی رہتا ہے، جس کا وجود ہے وہ تصویر ہے، عکس نہیں اور جو عکس ہے وہ تصویر نہیں۔ مووی کے ساتھ بنی ہوئی تصویر بھی تصویر ہی ہے کھینچا تانی سے عکس کے زمرہ میں نہیں آ سکتی۔ آپ کا کوئی عزیز کسی دوسرے ملک میں رہتا ہے وہ آپ سے آپ کی تصویر مانگتا ہے۔ کاغذ کی بنوا کر بھیج دیں یا ویڈیو کی آپ کی تصویر اُس تک پہنچ گئی۔ مظلوم مبلغ کے مصنف لکھتے ہیں کہ ''مووی میں تصویر کا وجود برقرار رہتا ہے'' اگر آگے لکھ دیتے کہ آئینہ کی طرح نہیں کہ عکس برقرار نہیں رہتا تو سارا مسئلہ حل ہو جاتا۔ آگے لکھا ہے کہ ''شعاؤں کا عکس جمتا نہیں''۔ تو یہ سکرین پر جو تصویر نظر آ رہی ہے یہ کیا ہے؟ کیا یہ صرف شعاع ہے اور بس۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

سوکن ونڈ صاحب نے لکھا ہے کہ '' آپ کا وجود مبارک بھی سراپا گناہ ہوا کہ اس کی بھی تصویر بنائی جانی ممکن ہے''۔ قارئین اس ظلم کا بھی کچھ اندازہ کریں کہ ہمارا وجود صرف اس وجہ سے سراپا گناہ ہے کہ اس کی تصویر بنائی جانا ممکن ہے تو اس شخصیت کے سراپا کا کیا حال ہے، جس کی تصویر ویڈیو فلم میں محفوظ ہے، شناختی کارڈ پر آویزاں ہے اور پاسپورٹ پر ''جلوے'' دکھا رہی ہے۔ اگر سوکن ونڈ صاحب کہیں کہ حضرت عطار کے علاوہ اور بھی کئی علماء مشائخ کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بنے ہوئے ہیں تو عرض یہ ہے کہ وہ لوگ آپ کی طرح جواز ڈھونڈنے میں نہیں لگے ہوئے۔ وہ تصویر کو عکس نہیں بناتے حرام کہتے ہیں اور حرام ہی مانتے چلے آ رہے ہیں۔ نیز یہ کہ جن مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ پر آپ مشق ستم فرما رہے ہیں، انہوں نے پہلا فرض حج بغیر تصویر کے پاسپورٹ پر کیا مگر اب نہ صرف یہ کہ شناختی کارڈ یا پاسپورٹ نہیں بنوایا بلکہ حج پاسپورٹ پر تصویر کے لزوم کی وجہ سے نفل حج ادا نہیں کیا۔ حالانکہ بعض خدام نے اُنہیں کئی بار حج ڈرافٹ پیش کیے۔

ایک مرتبہ اُس وقت کے وفاقی وزیر غلام دستگیر سعودی سفیر کے پاس مولانا صاحب کیلئے بغیر تصویر کا حج پاسپورٹ جاری کرانے کیلئے ان کے ساتھ گئے تو سعودی سفیر نے کہا ''تصویر ہمارے نزدیک بھی حرام ہے مگر ہمیں اپنے ملک کے قانون کی پاسداری کرنا پڑتی ہے۔اگر بالفرض ہم انہیں مستثنیٰ بھی کر دیں تو بھی جدہ ائیر پورٹ پر کسی شرطہ نے لا کہہ دیا تو کبھی نعم نہیں ہو سکے گا اور انہیں واپس آنا پڑے گا''۔

چنانچہ نہ انہوں نے آج تک تصویر بنوائی ہے' نہ ہی شناختی کارڈ' نہ ہی پاسپورٹ بنا ہے۔اب ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف اور ان کے دیگر نادان ساتھی صاف دلی سے غور کریں کہ وہ کس شخصیت کو مطعون کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

''رضائے مصطفٰے'': ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ

''میں ''رضائے مصطفٰے'' دیکھنا ترک کر چکا ہوں کہ پہلے ہی بہت گنہگار ہوں''۔(ص۲۴) مطلب یہ کہ اب ''رضائے مصطفٰے'' دیکھنا بھی اس کے نزدیک گناہ کا درجہ رکھتا ہے۔شاید اس لئے کہ ''رضائے مصطفٰے'' میں اگر چہ درس قرآن ہوتا ہے۔درس حدیث ہوتا ہے لیکن ذی روح کی تصاویر نہیں ہوتیں' جن کا اس قماش کے لوگوں کو نیا نیا چسکہ لگا ہے اور یہ چسکہ عام اخبارات دیکھ کر پڑھ کر پورا ہو جاتا ہے۔اب شاید فیضان سنت کا سنتوں کی تبلیغ کا درس بند کیا جا رہا ہے۔اس لئے ''رضائے مصطفٰے'' جو ماشاء اللہ نصف صدی سے احکام قرآن وسنت شائع کر رہا ہے انہیں اچھا نہیں لگتا اور اسے دیکھتے ہی گنہگار ہو جاتے ہیں۔ ع.....شرم بایدت از خدا وز رسول

قارئین فیصلہ کریں کہ ''مظلوم مبلغ'' کا مصنف کتنا بڑا ظالم ہے کہ سنی کہلانے اور مولانا محمد الیاس قادری سے نسبت رکھنے کے باوجود اسے ''رضائے مصطفٰے'' دیکھنا بھی گوارا نہیں۔البتہ مووی تصویر اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے جواز کی تلاش میں گھوڑے

دوڑانا مطمح نظر ہے۔ یہ صاحب خود یا ان کے ہمنوا سوچ کر بتائیں کہ نماز باجماعت میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ظلم ہے یا عدم استعمال؟ مووی کے ذریعہ تصویر بنوانا ظلم ہے یا نہ بنوانا؟ اگر مووی نہ بنوانے اور نماز میں اسپیکر استعمال نہ کرنے میں کوئی گناہ والی بات نہیں تو انصاف اور تقویٰ کا تقاضا تو یہی ہے کہ جواز والی اس دلدل میں نہ پھنسا جائے۔

مسئلہ تصویر اور سپریم کورٹ:

یادش بخیر۔ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) نے شناختی کارڈ رجسٹریشن آفس (گوجرانوالہ) میں بغیر تصویر شناختی کارڈ کے اجراء کی کوشش کی مگر متعلقہ افسر نے انکار کر دیا۔ خبر مظہر تھی کہ شناختی کارڈ نہ بنوانا قابل تعزیر ہے۔ جرمانہ یا قید یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ رجسٹریشن آفیسر نے درخواست فارم پر لکھ دیا کہ بغیر تصویر شناختی کارڈ نہیں بنایا جاسکتا۔ حضرت مولانا صاحب کے وکیل نے اس آرڈر کو شریعت کورٹ میں چیلنج کیا۔ مگر شریعت کورٹ نے معذوری ظاہر کر دی چنانچہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل دائر کی گئی جو بعد سماعت مسترد ہوگئی۔ ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ اسلام آباد میں اپیل دائر کی گئی جس کی سماعت پانچ ججز کے فل بنچ نے مسلسل پانچ یوم کی۔ ان ججز میں علامہ جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب، جسٹس تقی عثمانی، جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ، جسٹس شفیع الرحمٰن اور چیف جسٹس محمد افضل مدظلہ شامل تھے جبکہ سرکاری وکیل اور پانچ مشیران نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ سرکاری وکیل نے ایک مرحلہ پر عدالت کو بتایا کہ ''تصویر اسلام میں از روئے حدیث مکروہ تنزیہی ہے اور یہ مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے''۔ حضرت حاجی صاحب کے وکیل میاں نذیر اختر صاحب جو بعد میں ہائیکورٹ کے جج منتخب ہوئے، نے کہا کہ ''مسٹر فقرہ پورا پڑھیں آگے کیا لکھا ہے کہ فلاں صحابی کہتے ہیں مکروہ تحریمی ہے'' سرکاری وکیل نے کہا ''یہ ان کی اپنی رائے ہے'' چیف جج صاحب نے دریافت کیا کہ ''مکروہ تنزیہی کیا ہوتا ہے؟''۔ میاں نذیر اختر

صاحب نے کہا ''جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقتاً منع فرما دیا ہو''۔ جناب چیف جسٹس صاحب سرکاری وکیل سے مخاطب ہوئے اور کہا ''مسٹر یہ بتاؤ کہ سرکار علیہ السلام کا جو اُمتی سانس لینے سے پہلے یہ سوچے کہ مجھے سانس بھی اُس طریقہ سے لینا چاہیئے جیسے سرکار دو عالم سانس لیتے تھے وہ یہ کیسے گوارا کرے گا کہ جس سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شفقتاً ہی سہی منع کر دیا ہو اسے اپنائے''۔

اس پر سرکاری وکیل تو ساقط ہو گیا اور کچھ نہ بول سکا۔ دریں اثناء جسٹس تقی عثمانی نے اس سے پوچھا ''مسٹر! آپ کو حدیث پڑھنی آتی ہے؟'' اس نے کوئی جواب نہ دیا تو تقی عثمانی نے کہا کہ ''یہ جس حدیث کا آپ حوالہ دے رہے ہیں اس باب کا عنوان ہے ''دیواروں پر کپڑا چڑھانے کے بیان میں''۔ جو ایک صحابی کی رائے میں مکروہ تنزیہی ہے اور دوسرے اسے مکروہ تحریمی فرماتے ہیں (رضی اللہ عنہما) اس حدیث کا تصویر سے کیا علاقہ ہے''۔ اس پر سرکاری وکیل خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

یہ واقعہ نقل کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ چیف جسٹس کا عہدہ رکھنے والے ایک دنیا دار جج کی سوچ کا اندازہ کیا جائے کہ کتنی ارفع و اعلیٰ ہے اور اس کے مقابلہ میں بعض علماؤ مشائخ کس زمرہ میں آئیں گے جو صریح آیات قرآنیہ وفرامین مصطفوی (ﷺ) وتحقیق اکابرین وسلف صالحین میں رخنہ اندازی و کھینچا تانی کر کے خلاف ورزی کی گنجائش نکالیں اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کیلئے ہیر پھیر کریں، نہ ایسی کوششیں مستحسن ہیں، نہ تقویٰ، نہ انصاف ان کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ یہ صراط مستقیم سے ہٹانے والی ہیں اور آنے والی نسلوں پر ظلم کے مترادف ہیں کہ آزاد منش لوگ آہستہ آہستہ بھٹکنے لگیں گے۔ تصویریں بھی بنیں گی، فلمیں بھی چلیں گی، آہستہ آہستہ برائی کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے تو کوئی خوف خطرہ ان کے آگے بند نہ باندھ سکے گا پھر اس قماش (مصنف سوکن ونڈ) قسم کے لوگ خدا نہ کرے اس گئے گزرے معاشرہ کو مزید آلودہ کر

دیں گے۔**فاعتبروا یا اولی الابصار**

جو آج مسلّمہ مسائل میں چھٹکارے کی راہیں ڈھونڈتے ہیں وہ کل امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو قصہ پارینہ بنا دیں گے اور سلف صالحین کی خدمات جلیلہ محض قصے کہانیاں بن جائیں گی۔

؎ کس طرف کی ہوا ہے کدھر جا رہے ہیں لوگ
فرصت ملے تو گھر سے نکل کر کے دیکھئے

لاکھ پہ بھاری گواہی:

کتاب ''مظلوم مبلغ'' کے صفحہ ۵۱ پر مصنف خود رقمطراز ہیں:

''اگر آپ یوں فرمائیں تو حق بجانب ہیں کہ ہمیں اپنے اسلاف کے بیان کردہ اصولوں سے ہٹ کر مخالفت کے درو انہیں کرنے چاہئیں کہ یہ دور بہت نازک ہے۔اس میں یہ وطیرہ اپنا کر ہم واقعی اسلاف سے کٹ جائیں گے' جس سے آزاد خیالی و بے قیدی کو ہوا ملے گی اور اس بہانے مصلحت کیش' آزاد منش ٹیڈی مجتہدین مسائل فقہیہ کا نقشہ بدل کر رکھ دیں گے (جیسا کہ دینی و فقہی پروگراموں کے نام پر بعض ٹی وی چینلز پر آج کل یہ ڈرامے ہو رہے ہیں) پھر یہ روش یہیں تک نہ رہنے دے گی بلکہ بات عقائد تک پہنچ کر مسئلہ تکفیر وغیرہ میں بھی خلل انداز ہوسکتی ہے۔لہٰذا ایسا بے قید نام نہاد اجتہادی رویہ' خواہ وہ کیسے ہی شارح ومحدث یا مقرر ماہر کی جانب سے ہو خلاف راہ سلامت و باعث افتراق اُمت ہے اور ہرگز ہرگز قابل تسلیم و لائق تعظیم نہیں۔بعض بھولے مسلمانوں نے اگرچہ جدید مسائل کے حل کی مد میں اسے بھی سراہ ڈالا ہے مگر یہ اُن کی اصول فقہ سے عدم واقفیت و لاعلمی پر محمول ہوسکتا ہے''۔

ع......مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

لیجئے جس بات پر آپ سیخ پا ہو رہے تھے وہ آپ ہی کے قلم سے حق بجانب ثابت ہوگئی۔ ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' والے بھی یہی چاہ رہے ہیں کہ ہمیں اپنے اسلاف کے بیان کردہ اصولوں سے ہٹ کر مخالفت کے دروا نہیں کرنے چاہئیں۔ اگر ہم نے لاؤڈ اسپیکر میں نماز کی عام اجازت دے دی تو اس سے آزاد خیالی و بے قیدی کو ہوا ملے گی لوگ مسجد آنا چھوڑ دیں گے آزاد منش ٹیڈی مجتہدین اُنہیں گھروں اور دکانوں پر ہی لاؤڈ اسپیکر میں آنے والی آواز پر نمازیں ادا کرنے کی اجازت دیں گے۔ پھر مسائل فقیہہ کا نقشہ ایسا بدلے گا کہ مقتدی امام سے آگے مسجد سے آگے گھروں مکانوں دکانوں پارکوں میں امام صاحب کی اقتداء کر رہے ہوں گے اور اُنہیں روکنے سمجھانے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ رویہ خلافِ راہ سلامت و باعث افتراق اُمت ہے اور ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں۔

اسی طرح ہمیں مووی کے ذریعہ فلم سازی کا دروازہ بھی نہیں کھولنا چاہیئے۔ اس سے بھی آزاد خیالی و بے قیدی کو ہوا ملے گی۔ لوگ ''حضرت صاحب'' کی تصویر مووی سے نکال کر کارڈ پر لے آئیں گے۔ اعزاز کے ساتھ فریم کرا کر گھروں میں لٹکائیں گے۔ اس کی خرید و فروخت کریں گے۔ اخبارات و رسائل کی زینت بنائیں گے۔ آزاد منش ٹیڈی مجتہدین مسئلہ حرمت تصویر ختم کر کے اُمت مسلمہ کو افتراق میں مبتلا کر دیں گے۔

''رضائے مصطفیٰ'' کا یہی قصور ہے کہ اس نے اس آزاد خیالی و بے قیدی کے دروازے بند رکھنے کی اپیل کی جو آپ کی طبیعت پر گراں گزری۔ آپ نے جا بجا لہجہ کی تلخی کا ذکر کرتے کرتے خود بہت زیادہ تلخی کی ہے اور بار بار بزرگوں کی توہین کے بھی مرتکب ہوئے ہیں۔ حالانکہ بات حق بات تک رہنی چاہیئے تھی اور چمن میں تلخ نوائی گوارا کر لینا چاہیئے تھی مگر افسوس کہ دوسروں کو نصیحت کرتے کرتے خود میاں فضیحت بن گئے جبکہ ''رضائے مصطفیٰ'' کی بات خلوص پر مبنی سچی بات تھی۔ سچی بات آپ کو کڑوی لگی لیکن آپ کے اپنے عندیہ نے اسے حق بجانب قرار دے دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

موویٰ کا مقصد:

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام مرکزی مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے جو چھوٹا سا کتابچہ ''ٹی وی اور مووی'' شائع کیا گیا ہے۔اس میں لکھا ہے:

واقعی ''ولی کامل'' کی پہچان کسی نے صحیح بتائی کہ جسے دیکھ کر اللہ عزوجل کی یاد آجائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ مووی کے ذریعے اگر پوری دنیا کو امیر اہلسنّت کی زیارت کی سعادت مل جائے تو نہ جانے کتنے لوگوں کی بگڑی بن سکتی ہے اور ہزار ہا لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوسکتا ہے''۔(ص ۱۴،۱۵)

انصاف للہ انصاف

پوری دنیا کو ''امیر اہلسنّت'' کی صورت کی زیارت کا یہ پروگرام کتنا خطرناک ہے۔اوّل یہ کہ صورت سے ہی تصویر بنتی ہے جو اسلام میں حرام قطعی ہے۔دوسرے اس کیلئے جو بھی آلہ استعمال ہوگا وہ لہو ولعب سے خالی نہیں ہوسکتا۔تیسرے جس تصویر کی رونمائی سے خدا یاد آتا ہو۔وہ جیب میں بھی رکھی جائے گی۔دیوار پر بھی آویزاں ہوگی بلکہ مسجدوں میں لگا دی جائے گی کہ تمام نمازی اس کی ''برکات'' سے مستفید ہوا کریں۔ تیسرے یہ کہ جب ویڈیو کو مشرف باشریعت کر دیا گیا تو پھر ہر قسم کی ویڈیو بنائی جائے گی اور استعمال میں لائی جائے گی۔وہ ''حضرت صاحب'' کی تقریر کی ہو یا کسی شادی بیاہ کی یا کسی غیر شرعی تقریب کی؛ جب مووی سے بنی ہوئی فلم پر تصویر کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک شعاع ہے عکس ہے تو پھر مووی کسی کی بھی ہو ہر طرح کی جائز ہوگی۔

اگرچہ اس کتابچہ اور ''مظلوم مبلغ'' میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک مووی سے بننے والی فلم بھی تصویر سازی ہے اور حرام ہے تو یہ عذر قابل قبول نہیں رہتا کہ فلاں فلاں مولوی صاحب ویڈیو بنواتے ہیں اور نہ ہی یہ کہ فلاں فلاں جگہ مووی بنتی ہے۔شریعت

مطہرہ کے ضوابط حلال وحرام رائج الوقت فتنوں کی وجہ سے تبدیل نہیں کئے جا سکتے' نہ کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے عمل نہ کرنے کی وجہ سے ناجائز امور جائز ہو جاتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کی پیروی کرنے والا شخص ساری دنیا میں اکیلا رہ جائے تو بھی حق ہی حق رہے گا۔ ناحق کو حق قرار نہیں دیا جا سکے گا۔ قرون اولیٰ سے لے کر دور حاضر تک کسی بڑی سے بڑی شخصیت' کسی بڑے سے بڑے بزرگ' بلکہ کسی مسلّمہ ولی اللہ کی تصویر (صورت گری) اس خیال سے نہیں بنائی گئی کہ اُسے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے۔ لوگوں کی بگڑی بن جاتی ہے اور ہزارہا لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ حضرت عطار غور فرمائیں کہ اُن کے نادان ساتھی اُنہیں کس طرف لے جا رہے ہیں۔ حدیث مصطفےٰ ﷺ کی رُو سے تو جس گھر میں کتا یا تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے اور جہاں دن رات ویڈیو چلا کریں گی اُن گھروں کا کیا حال ہوگا؟ ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائی'' کس کس گھر پر جا کر پہرہ دیں گے اور کس کس کو موٗی سے تصویر نکال کر دیوار پر آویزاں کرنے سے روکیں گے۔

ع...... ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

مدنی اپیل

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب عطار قادری سے مدنی اپیل ہے کہ وہ آنے والی نسلوں پر رحم فرمائیں کہ اُن کی چشم پوشی' غلط اندیشی اور اُن کے چاہنے والے نادان دوستوں کی شخصیت پرستی اُنہیں بُت پرستی کی طرف لے جا رہی ہے۔ حالانکہ

بُت پرستی دین احمد میں کہیں آئی نہیں
اس لئے تصویر جاناں ہم کھنچوائی نہیں

ایک عام سا فارمولا ہے جس کے خلاف مووی کے جواز کیلئے آئینہ عکس اور شعاع وغیرہ کا سہارا لینا اور اسے معاشرہ میں رائج کرنا یقینی طور پر فتنوں کا دروازہ کھولنا

ہے۔آئینہ یا کسی اور چمکدار شئے میں چہرہ نظر آنا ثقالت اور چمک کی وجہ سے ہے۔شعاع کا مطلب چمک ہے ورنہ اگر آئینہ وغیرہ میں صورت شکل جم جائے تو آئینے کا رکھنا بھی مثل تصویر ناجائز ہو جائے۔ان حقائق کو نظر انداز کرنا اور دینی اقدار کی بے وقعتی اور اپنی شخصیت پرستی کو ہوا دینا اس گئے گزرے معاشرہ میں شریعت مطہرہ کی پیروی کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔

جلووں کی برکت:

اسی کتابچہ ''مووی ٹی وی'' کے ص ۱۸ پر درج ہے کہ

''وہ لوگ جو ٹی وی کے ناجائز استعمال کی نحوست کے باعث فیشن پرستی اور گناہوں کی دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں امیر اہلسنّت کے سنتوں بھرے اصلاحی بیانات اور پُر تاثیر جلوؤں کی برکت سے انہیں ٹی وی کے جائز استعمال کی برکت سے تائب ہوکر نہ صرف فرائض وواجبات پر کاربند ہونا نصیب ہوگا بلکہ وہ سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن کر عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی انعامات کی خوشبو سے معطر معطر سنتوں بھرے مدنی قافلوں کے ذریعے اس کوشش میں مصروف ہو جائیں گے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

(امیر اہلسنّت) جن کی صحبت ذریعہ اصلاح اعمال ہے۔کروڑوں قلوب جن کی محبت میں گرفتار اور آنکھیں زیارت کیلئے بےقرار ہیں۔مووی کی شرعی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُمت کی اصلاح کے مقدس جذبے کے تحت ویڈیو سی ڈی کے ذریعے دنیا کے سامنے جلوہ فرما ہوں تو ساری دنیا میں مدنی انقلاب برپا ہوسکتا ہے''۔

قارئین کرام یہی وہ راستہ ہے جو یقیناً بت پرستی کی طرف جاتا ہے اور اسی سے روکنے کیلئے اسلام نے ذی روح کی تصویر کو حرام قرار دیا ہے۔اندازہ فرمایئے کہ تصویر کو

عکس قرار دے کر پھر چہرہ اور تصویر ہی دنیا کو دکھائی جارہی ہے اور یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ ''حضرت صاحب'' کی تصویر کی ''زیارت'' سے مدنی انقلاب برپا ہوگا۔سکرین پر موجود تصویر، چہرہ فوٹو بن کر کروڑوں محبین کے پاس پہنچ جائے گی۔عقیدت اور محبت اس کی عزت وتوقیر کی متقاضی ہوگی۔اُسے بار بار دیکھنے سے بار بار خدا یاد آئے گا، جب تصویر کی زیارت ہی قرب خداوندی کا باعث بن جائے گی تو نتائج ظاہر وباہر ہیں۔

اگر صرف اور صرف ''حضرت صاحب'' کی تبلیغ ہی دنیا تک پہنچانے کا مقصد سامنے ہوتا تو وہ آڈیو سی ڈی (بغیر تصویر) کے ذریعہ پورا ہوسکتا تھا کہ ویڈیو کیسٹ سی ڈی بغیر آواز کے کچھ بھی نہیں اور بغیر تصویر کی آڈیو کیسٹ میں سب کچھ ہے۔اگر محض تبلیغ دین ہی نصب العین ہے اور ہونا چاہیئے تو ویڈیو سے بچنا آسان ترین طریقہ ہے مگر جب ''چہرہ شریف'' کی زیارت کرانا ہی مقصد بنالیا جائے تو اچھی بھلی عقل عکوس کی بھول بھلیوں میں کھو جاتی ہے اور آنے والے دور کے عوام کیلئے گمراہی کا باعث بنتی ہے۔زمانۂ جاہلیت میں بتوں کی پرستش اسی طرح شروع ہوئی اور لوگوں کو جہنم کا ایندھن بنا گئی۔(العیاذ باللہ تعالیٰ)

عالمی مبلغ اسلام:

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

''تصویروں نے بت پرستی کو جنم دیا ہے۔آج جو تصویریں ایسے ہی لی جارہی ہیں کل وہ کسی پرستار کیلئے محبت وعقیدت کا سرچشمہ بن سکتی ہیں اور اسے گمراہ کرسکتی ہیں۔اسی لئے اسلام نے تصویر سازی کی سخت مخالفت کی ہے۔چنانچہ میں کسی کو اپنی تصویر کھینچنے کی اجازت نہیں دیتا''۔

دردمندانہ گذارش:

نہایت دردِ دل کے ساتھ حضرت عطاؔر سے گذارش کرتا ہوں کہ حضرت توجہ

فرمائیں کہ نہ تو نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال فرض واجب ہے کہ نہ لگایا تو گنہگار رہوں گے اور نہ ہی مووی نہ بنوانے میں شریعت مطہرہ کی کوئی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس لاؤڈ اسپیکر کے نماز باجماعت میں استعمال سے فساد لازم آتا ہے اور نمازیں ضائع ہوتی ہیں۔ اسی طرح تصویر حرام ہے۔ مووی کے ذریعہ اسے عام کرنا آنے والی نسلوں پر صریح ظلم کا ارتکاب ہے۔ لہٰذا وسیع الظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان فرمادیجئے کہ نماز باجماعت میں لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے اور کوئی شخص میری مووی نہ بنائے۔ اسی میں آپ کا بھلا ہے۔ اسی میں دعوت اسلامی کا بھلا ہے اور اسی میں آنے والی نسلوں کے مستقبل کا بھلا ہے۔ وگرنہ ہم واقعی اسلاف سے کٹ جائیں گے اور نئے نئے فتنوں کے دروازے کھلنے کی راہ اسی عدم تدبر کی وجہ سے ہموار ہوگی اور آنے والی نسلوں کی بے راہ روی کا باعث ہوگی۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

مصنف اپنے آئینہ میں:

''مظلوم مبلغ'' کتاب کے ظالم مصنف نے پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ مفتی پیر مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ادارہ ''رضائے مصطفیٰ'' کی جو بار بار تحقیر کی ہے اور مولانا محمد الیاس قادری کی اندھی عقیدت میں جس طرح شرعی مسائل میں رخنہ اندازی کرتے ہوئے اکابر وافاضل علماء اہلسنّت کی تضحیک کی ہے۔ فقیر راقم الحروف بھی اُسے ترکی بہ ترکی اُسی کے انداز میں جواب دے کر اس کی ساری شوخی کا جنازہ نکال سکتا ہے مگر اس طرح کرنے سے اصل مسئلہ سے توجہ ہٹ کر محض شخصیات تک محدود ہو جائیگی۔ لہٰذا اتمام حجت کے طور پر اس کی اپنی تحریر کا آئینہ دکھایا جاتا ہے تاکہ اُسے عبرت حاصل ہو۔

عابد علی عائز حجازی (سوکن ونڈ) رقمطراز ہے:

''حضور والا (مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب) میں آپ کا عقیدت مند اور قدیم خادم ہوں۔

مدت سے آپ کے ادارے کے جاری کردہ ماہنامہ ''رضائے مصطفٰے'' کا قاری ہوں''۔(ص۱۰)
''میں ''رضائے مصطفٰے'' دیکھنا ترک کر چکا ہوں کہ پہلے ہی بہت گنہگار ہوں''۔(ص۲۴)

مصنف ص ۳۸ پر لکھتے ہیں......(معمولی تغیر کے ساتھ اُن کے اپنے آئینہ میں)

''پھر اس فساد کی بری نحوست' متعدی خصوصیت کا وبال کیسا بُرا ہوگا کہ جب ایک سنی ادارہ (دعوت اسلامی) کسی سنی ادارہ رضائے مصطفٰے کی مخالفت کرتا ہے تو وہ مخالفت ایک دو افراد تک محدود نہیں رہتی بلکہ اپنے حلقہ اثر میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔حتیٰ کہ بعض دیگر علماء وعوام تک بھی ملوث ہو جاتے ہیں۔

پھر فریقین میں نفرتیں بڑھتی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کی تحقیر وتفسیق' غیبت' چغلی' بدگمانی والزام تراشی' عیب جوئی اور دیگر محرمات کا ایسا فتح باب ہوتا ہے کہ اُمت کی ایک تعداد اشغال حرام میں پڑ جاتی ہے۔''۔(الخ)

بقول سیدی اعلیٰ حضرت ''کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے''(ص۴۲)

تبصرہ: یہ جو آپ نے اپنی اس تصنیف میں محسن اہلسنّت پاسبان مسلک رضا اور دیگر علماء کرام کی بار بار تحقیر کی ہے۔اُنہیں صریح گالیاں دی ہیں۔بار بار اُن کی کردار کشی کے مرتکب ہوئے ہیں یہ حرام نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو پھر تمہارے بقول تمہارا درجہ حرام کس ڈگری کا ہے؟

حضرت صاحب! میں آپ کا مرید ہوں نہ مولانا الیاس قادری صاحب کا۔(ص۳۶)

تبصرہ: تو پھر یہ سوکنوں والی وَنڈ کیوں ڈال رکھی ہے۔

حضرت مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مولانا (عطار) کی مسلسل بائیس سال تک حصول علم کی کاوشوں اور اس میں حاصل ہونے والی مہارتوں پر ''وقار الفتاویٰ'' کی عبارات اب بھی شاہد عادل موجود۔(ص۳۴)

تبصرہ: تعصب کی پٹی آنکھوں سے اُتار کر'وقار الفتاویٰ'' میں درج ذیل فتویٰ پڑھیں:

''ویڈیو کیسٹ تیار کرنے کا حکم''

الاستفتاء: محترم جناب مفتی صاحب دارالعلوم امجدیہ کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

بعد سلام عرض ہے کہ ہماری جماعت جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بڑے ذوق وشوق اور جوش وخروش سے بڑے پیمانے پر منعقد کرتی ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس جلسے کی ویڈیو کیسٹ بنوائی جاسکتی ہے یا نہیں''۔

سائل: محمد ابراہیم، محمد موسیٰ

الجواب:

''میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے جلوس اور اس جیسی دیگر دینی مجالس و محافل کی ویڈیو فلمیں بنانا بھی ناجائز ہے''۔ (وقار الفتاویٰ جلد دوم، ص ۵۱۸)

تبصرہ: وقار الفتاویٰ میں درج اس فتویٰ کی عبارت بھی شاہد عادل ہے یا نہ اور آپ کے ممدوح جو بائیس (۲۲) سال مسلسل حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حصول علم کرتے رہے اُن کے اس فتویٰ سے متفق ہیں یا نہیں۔ کیا شاگرد رشید اُستاد گرامی کا فتویٰ غلط قرار دیتے ہیں، جس کی رُو سے ویڈیو فلم اور وہ بھی دینی مجالس ومحافل کی بنانا ناجائز ہے یا اپنا عندیہ غلط قرار دیتے ہیں جس کی رو سے وہ

''ہاں۔ مووی کے بارے میں مولانا الیاس قادری صاحب جواز کے قائل ہیں''۔ (مظلوم مبلغ ص ۲۷)

؎ دوگونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ

''مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ نے ...... یہ فتویٰ

ارشاد فرمایا کہ اسپیکر کی آواز پر اقتداء درست نہیں''۔(ص ۱۵)
تبصرہ: گویا ہم اُنہیں مفتی اعظم تو تسلیم کرتے ہیں مگر اُن کے فتویٰ سے ہمیں اتفاق نہیں' نہ ہمارے حضرت عطار کو۔

'حضرت عطار قادری صاحب کا مووی کے جواز کا فتویٰ تسلیم کر کے اس فیلڈ کی طرف قدم بڑھانا نہایت ناگزیر سمجھ میں آتا ہے......ان حالات میں ممکن ہے جناب والا تو خودساختہ تقویٰ اور ورع کا کمبل اوڑھ کر مزعومہ پارسائی کے حجرے میں متمکن ہو جائیں مگر وہ لاکھوں علماء و مبلغین کیا کریں' جنہوں نے دنیا بھر میں دعوت اسلام کا کام سرانجام دینا ہے......کیا وہ سب کچھ چھوڑ کر گھر بیٹھ جائیں''۔(ص ۵۵)
تبصرہ: قطع نظر اس انداز طعن و تشنیع کے جو اس بدزبان محرر نے اپنایا ہے۔اس کا سوال یہ ہے کہ ''بیرون ملک خواہ اندرون ملک جو ہوائی اڈوں وغیرہ پر مووی بنتی ہے اور سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ان کی وجہ سے تبلیغ بند کر دی جائے؟''
جواب: تم جو اپنے آپ کو جامعہ نعیمیہ کا فارغ التحصیل اور مدرس بیان کرتے ہو تمہیں اتنی بھی عقل نہیں کہ بمصداق الاعمال بالنیات اپنی مرضی اور ارادہ سے کیا جانے والا گناہ تو گناہ ہے اور جس فعل میں اپنا ارادہ اپنی مرضی اپنی کوشش شامل نہیں وہ کیسے گناہ کہلائے گا اور کیا تبلیغ بس مووی اور ویڈیو سے ہی ممکن ہے۔اس کے علاوہ نہیں' ہوش کے ناخن لو تبلیغ کرنے کیلئے لوگوں کو اپنی تصویر دکھائیں گے یا تقریر سنائیں گے۔ویڈیو میں تقریر نہیں تو کچھ بھی نہیں اور آڈیو میں تصویر نہیں تو سب کچھ ہے۔اگر یہ کہو کہ وہاں اُن کی مووی بنے گی تو یہ بھی کوئی عذر نہیں کہ جب کوئی کیمرہ مین آپ کی مووی بنانا چاہے' اُسے روک دو کہ میری مووی نہ بنائی جائے۔لیجئے تبلیغ بھی ہوگئی' حرام سے بھی بچ گئے۔

؎ اگر در خانہ کس' است یک حرف بس است

حضرت قبلہ علامہ ابوداؤد صاحب جنہیں ''حجرے میں متمکن ہو جائیں'' کے طعن دیتے

ہوئے تمہیں حیا نہیں آئی، وہ ماشاءاللہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے ذریعہ امریکہ، افریقہ، کینیڈا، برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، مڈل ایسٹ اور دیگر کئی ممالک میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور اُس وقت سے دے رہے ہیں جب تم ابھی شاید پیدا بھی نہ ہوئے ہوگے اور تمہارے حضرت عطار ابھی ٦ سالہ طالب علمی کی منزل سے گزر رہے ہوں گے۔

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو......آپے سے باہر ہوئے بغیر کہ تبلیغ تقریر و تحریر سے ہوتی ہے یا تصویر سے؟

اور اس سوال کا جواب بھی تمہارے ذمہ ہمیشہ باقی رہے گا کہ مووی کا جواز اگر صرف تبلیغ کے مقصد کیلئے کیا گیا ہے تو اس سال ذوالحجہ میں عید قربان کے موقع پر حضرت عطار نے کراچی میں اپنے ایک چاہنے والے کے گھر میں گائے کی قربانی کے دوران جو اپنی مووی فلم بنوائی اس سے کون سی تبلیغ کا معرکہ مطلوب تھا؟

ے کشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

''قبلہ حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے کتنے مریدین باصفا اور شاید آپ کے اپنے پیر بھائی جن میں مشہور و معروف علماء و خطباء بھی شامل ہیں۔ان مسائل میں بالخصوص مووی والے مسئلے میں (جواز کے قائل ہیں یا نہیں) عامل ضرور ہیں''۔(ص ٢٨)

جواب: یہ بھی تمہاری عجیب دورنگی ہے کہ گالیاں بھی دیتے جاتے ہو اور دامت برکاتہم العالیہ اور قبلہ بھی لکھتے ہو۔اگر یہ تحریر صاف دلی سے لکھی ہے تو قبلہ حاجی مولانا محمد صادق صاحب کے مؤقف سے اتفاق بھی کیا ہوتا مگر جب دل میں نفاق ہو تو حق بات سے اتفاق نہیں ہوتا۔ بہرحال محرر بیوقوف کو کسی سے عقل ادھار لے کر ہی سہی غور کرنا چاہیئے کہ جو علماء خطباء مووی کے جواز کے قائل نہیں اگر بالفرض اُن کی مرضی سے یا اُن کی مرضی کے خلاف کوئی اُن کی مووی بناتا ہے تو کیا اس طرح مووی بنانا بنوانا جائز ہو جائے

گا؟ ''رضائے مصطفٰے'' نے جولکھا اور جس پر آپ سیخ پاء ہور ہے ہیں وہ یہی ہے نا کہ ''البرکۃ مع اکابرکم من اھل العلم'' (الحدیث) کے مطابق اکابر و اکثر علماء اہلسنّت و جماعت کو مرکز اہلسنّت بریلی شریف سے وابستہ رہنا چاہیئے اور اس دور پرفتن اور ''رہنمایان قوم'' کی زمانہ سازی ودورنگی سے مغالطہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔

وما علینا الا البلاغ المبین (رضائے مصطفٰے ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ ص ۲۶)

بدعت:

اگر اس وضاحت کے باوجود بھی دماغ صاف نہیں ہوا تو سنئے کسی بھی دور اور کسی بھی علاقہ میں کوئی بدعت رائج ہو جائے اور معاشرہ کی اکثریت مسلمان کہلانے کے باوجود اس بدعت میں مبتلا ہو جائے پھر بھی بدعت بدعت ہی رہے گی۔ مثلاً اس پُرفتن دور میں مسلمانوں کی اکثریت بے نماز ہے اور سودی لین دین و داڑھی منڈانے میں مبتلا ہے۔ شاید تمہارے دوست عزیز اقارب بھی کوئی نہ کوئی اس میں مبتلا ہوں تو کیا اسے جائز قرار دے دیں گے کہ فلاں فلاں یہ فعل کرتے ہیں یا اکثریت کرتی ہے جائز سمجھتی ہے یا نہیں عامل ضرور ہے' اس لئے سب بریٔ الذمہ ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ے اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جماعت اہلسنّت:

مصنف ''مظلوم مبلغ'' کو اس بات کی سخت تکلیف ہوئی ہے کہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب کے امیر اہلسنّت کہلانے پر اعتراض کیوں؟ حالانکہ یہ ایک سیدھی سادی سی بات تھی جس کا اُس نے بتنگڑ بنا کر جماعت اہلسنّت کی تحقیر کر ڈالی۔ اہلسنّت تو ہم سب اہلسنّت ہیں لیکن اہلسنّت ہماری کسی تنظیم کا نام نہیں کہ اس کا بھی انتخاب ہوتا ہو اور صدر اہلسنّت و سیکرٹری اہلسنّت منتخب کئے جاتے ہوں۔ جس طرح دعوت اسلامی' جمعیۃ

العلماء پاکستان، جماعت اہلسنّت، تنظیمیں ہیں۔ اس طرح کسی تنظیم کا نام اہلسنّت نہیں ''جماعت اہلسنّت'' ہے اور جماعت اہلسنّت سے مولانا عطار کا کوئی رابطہ نہیں۔ یہ بات مصنف سوکن ونڈ کی سمجھ میں نہیں آئی۔ لکھتے ہیں ''جماعت اہلسنّت تنظیم دنیا بھر کے سنیوں کی نمائندہ نہیں۔ اس کے جمیع شرکاء (کل پاکستان سنی کانفرنس کے تناظر میں) کم وبیش ایک لاکھ کی تعداد کو پہنچیں...... جبکہ دعوت اسلامی کروڑوں آپ نہ بھی مانیں لاکھوں تو مسلّم ہیں''۔ (ص ۲۵)

تبصرہ: اصل عارضہ جس نے اندھی عقیدت کی وجہ سے ان کا دماغ خراب کر دیا ہے یہی ہے کہ ہمارے اجتماعات دیکھو۔ ع ......ہیچو ما دیگرے نیست

حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ برصغیر میں اولیاء اللہ نے جو مسلمان نسل کی تربیت فرمائی اُس کی وجہ سے اسلامی ملّی جذبہ مسلمانوں کو دین اور دینی اقدار اور جذبۂ جہاد سے سرشار رکھتا ہے۔ کوئی سا دور ہو جب بھی ملت اسلامیہ کو دین کے نام پر آواز دی گئی، کوئی رکاوٹ اُن کے آڑے نہ آسکی۔

پاکستان کے نام پر آواز دی گئی مسلم لیگ میں کروڑوں شامل ہو گئے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ اسی جذبۂ جہاد کی بناء پر فتح سے ہمکنار ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو دشمنان اسلام و پاکستان سے نجات حاصل کرنے کا دعویٰ لے کر اُٹھے، کروڑوں کے ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے سنیوں کو آواز آئی، لاکھوں کا اجتماع بن گیا۔ ملتان اور رائیونڈ سے موصولہ نعروں نے سنیت کے غلبہ کا عملی مظاہرہ پیش کر دیا۔

تصویر کا دوسرا رُخ دیکھیے پاکستان بنانے والی پارٹی مسلم لیگ پورے ملک میں بے وقعت ہو گئی۔ ۱۹۶۵ء میں کلمہ شریف کا ورد کر کے قوم کو آواز دینے والے صدر ایوب اپنے ہی ملک میں ہائے ہائے کا شکار ہو گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دے دیا گیا۔ اس طرح یہ کروڑوں کے کریڈٹ جلد ہی ڈیبٹ ہوتے چلے گئے اور ہر کمالے را زوالے

کا مصداق بن گئے۔ وقار و اقتدار کی دھوپ چھاؤں میں کئی منچلے مسلے جاتے رہے ہیں۔ اس چندروزہ واہ واہ کا سورج غروب ہوتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو حد میں رہنا چاہیئے۔

ع......ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنے والا

''حضرت صاحب'' اور حضرت صاحب کے ''مریدوں'' کو بھی حد میں رہنا چاہیئے۔ ورنہ یہ شیخی شوخی زوال کی راہ ہوتی ہے۔ اللہ کریم کا کرم اور جان کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت شامل حال نہ ہو تو آدمی ایسی ہی تعلیوں کے بوجھ تلے خود ہی دب جاتا ہے۔ اپنی ہی خطاؤں کے چلّو میں ڈوب جاتا ہے۔ اپنی ہی من مانیوں کی وجہ سے خوار ہوتا ہے۔ تکبر اگر عزازیل کو خوار کرسکتا ہے تو تم اُس کی راہ کیوں چلو۔ سن لو کبریائی صرف ذات خداوندی کا خاصہ ہے۔ کئی ''ہمچو ما دیگرے نیست'' کا نعرہ لگانے والے نیست و نابود ہو گئے۔ یہ چار دن کی چاندنی اندھیری رات کا پیش خیمہ ہے' خدا نہ کرے' خدا نہ کرے اگر نہ سنبھلو گے تو وہ وقت آیا ہی چاہتا ہے کہ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔ ''مظلوم مبلغ'' کے ظالم مصنف صاحب' شرفاء' علماء' صلحاء و مشائخ کو گالیاں دے دے کر جی راضی کرنا اور حضرت ''مبلغ'' کی بار بار بڑھائی لکھنا چھاپنا اور اس طرح تکبر اور غرور کا مظاہرہ تمہیں اور تمہارے ''مبلغ'' کو اور تمہاری تنظیم کو لے ڈوبے گا' لے ڈوبے گا۔ ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ سنبھل جاؤ۔

دیکھو تم نے خود ہی لکھا ہے:

''میں ان بیوقوف مریدوں سے اتنی التماس ضرور کروں گا کہ اپنے مرشد مکرم کو اتہامات سے بچانے اور خود تصویر سازی کے گناہ سے بچنے کیلئے ایسی بیہودہ عقیدت مندی سے پرہیز کریں''۔ (۱۲ اعجازی) (ص ۲۷)

ان بیوقوف مریدوں سے بڑے بیوقوف تم خود ہو کہ انہوں نے تو ''حضرت صاحب'' کی تصویریں بنائیں مگر تم نے حضرت صاحب کی وکالت کرتے ہوئے ان کو

''مظلوم مبلغ'' قرار دے کر اُن کے سواء علماء اہلسنّت کی اکثریت کی بار بار تجہیل کی ہے' تحقیر کی ہے۔ کذب بیانی اور دشنام طرازی کر کے اپنی پستی فکر کا اظہار و مبالغہ آرائی کے ذریعہ انہیں بلند و بالا مقام عطا کیا ہے۔ یہی وہ سوچ ہے جو فرعونیت کو جنم دیتی ہے۔ ابھی تو ابتدائے عشق ہے کل کلاں جب ٦٦ ملکوں میں ''حضرت صاحب'' کی موویاں لوگوں کو ''جلوہ'' دکھا رہی ہوں گی۔ ایسے بیوقوف مرید اُنہیں مافوق الفطرت شخصیت قرار دے کر لوگوں کو پرستش کی طرف مائل کر رہے ہوں گے۔ پھر نئی نئی سٹوریاں وقوع پذیر ہوں گی پھر حالات نہ مریدوں کے بس میں رہیں گے' نہ حضرت صاحب کے۔ پھر نہ جانے روز محشر کون کس زمرہ میں اُٹھایا جائے گا۔

؎ قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

خدا کیلئے خدا تعالیٰ کے بندو نوشتۂ دیوار پڑھو' خود بھی بھٹکنے سے بچو اور اپنے پیر صاحب کو بھی بچاؤ۔ تمہاری ساری تدبیریں شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی میں لگی ہوئی ہیں۔ تمہیں اُن کے ذریعہ عزت کی تلاش ذلت کی طرف لے جا رہی ہے جو علماء' صلحاء تمہارے حضرت صاحب اور تمہاری تنظیم کو اصلاح کی طرف بلا رہے ہیں' انہیں دشمن قرار نہ دو۔ وہی تمہارے خیر خواہ ہیں جو تمہاری دنیوی و اخروی بھلائی کیلئے تمہیں حق سچ کا درس دے رہے ہیں۔ اُنہیں نہ تم سے کوئی کد ہے' نہ کوئی لالچ' نہ کوئی مخالفت' وہ تو

ع...... کہتے ہیں وہی بات سمجھتے ہیں جسے حق

اُن کی حق بیانی کو قبول کرو۔ خود ساختہ ''انا'' کیلئے تقاضائے تقویٰ و شریعت و سنت کو قربان نہ کرو۔

؎ ڈرو اللہ سے ہوش کرو حیلے بہانے سے کام نہ لو
یا اسلام پہ چلنا سیکھو یا اسلام کا نام نہ لو

اجتماعات:

مظلوم مبلغ کے مصنف اوراس قماش کے دیگر کو یہ زعم ہے کہ ''دعوت اسلامی'' کے اجتماعات میں لاکھوں لوگ شامل ہوتے ہیں اور ہزار ہا لوگ سنتوں پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔

ہمیں اس حقیقت کی اتنی ہی مسرت ہے جتنی کسی اور کو اور ہمیں یا ادارہ ''رضائے مصطفٰے'' یا پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا الحاج علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو بلکہ سب اہلسنّت کو اس سے راحت حاصل ہوتی ہے۔ بکھیڑا تو تم جیسے لوگ ڈال رہے ہو جو ''دعوت اسلامی'' اور مولانا عطار قادری کو دوسروں سے علیحدہ تشخص دینے اور درمیان میں خلیج حائل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

حیرت کا مقام ہے کہ جن (مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب) کی تم نفی کر رہے ہو جن کی تغلیط کر رہے ہو، جنہیں گالیاں دے رہے ہو، جنہیں صدمہ پہنچا رہے ہو، جنہیں نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہو، اُنہی نے وہ گراؤنڈ تیار کی تھی، جس میں آج گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں۔ قلعے باتوں سے سر نہیں ہوتے ان کیلئے جہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں کو مثبت انداز میں سنتوں کی تبلیغ آج چنداں مشکل نہیں۔ مگر کھٹے کھٹے بد مذہبوں کا ردّ اس دور میں اور خاص طور پر گزرے ہوئے دور میں عملی جہاد سے کم نہیں تھا۔ آج جنہیں مشق ستم بنا رہے ہو۔ حیف ہے کہ سنی بھی کہلاتے ہو اور جن کے سنیت پر احسانات عظیم ہیں اُن کی کردار کشی پر بھی مائل ہو۔ افسوس تمہاری اس نادانی پر اور جو تم سے اتفاق کریں ان کی عقل پر۔ کبھی تمہارے ہاتھوں کو بھی ہتھکڑیاں لگی ہوتیں، کبھی تم نے اور تمہارے مفت و مفت امیر نے بھی جیل کی ہوا کھائی ہوتی، کبھی گوجرانوالہ، بہاولپور اور میانوالی جیل کی پھانسی کی کوٹھڑیوں میں راتیں گذاری ہوتیں، کبھی تم نے بھی ڈسٹرکٹ کورٹ، سیشن کورٹ، ہائیکورٹ، سپریم کورٹ میں مقدمات کا سامنا کیا ہوتا تو پھر پتہ چلتا کہ سچی سُچی عملی و اصلی تبلیغ کی راہ میں ہر گام

یہ کیسے کیسے سوسو خطرے ہوتے ہیں تم نے اور تمہارے حضرت عطار قادری نے کبھی مسلک اعلیٰ حضرت کی پاسداری کی ہوتی، کبھی بدمذہبوں کا ردّ کیا ہوتا، کبھی شان رسالت کے باغیوں سے ٹکر لی ہوتی، کبھی حق بیانی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہوتیں پھر پتہ چلتا کہ:

؎ اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

تمہیں تو گھر بیٹھے بٹھائے ''میٹھے میٹھے'' اسلامی بھائی مل گئے، جن کی ذہنی مسلکی شرعی تربیت کی جاچکی تھی، جنہیں نجدیت، دیوبندیت، مرزائیت، شیعیت کی بھول بھلیوں سے نکال کر حق آشنا بنایا جاچکا تھا اور جن کے قلوب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی کرنیں جگمگا رہی تھیں، جنہیں فیض رضا کی برکت سے محبت مصطفیٰ کے جام پلائے جا چکے تھے۔ بمصداق:

؎ جس نے ہر دل میں لگائی عشق احمد کی لگن
وہ امام عاشقاں احمد رضا خاں قادری

اسی لگن کو حضرت مولانا ابوداؤد صاحب نے آگے بڑھایا۔ اسی لگن کی انہوں نے آبیاری کی اور اپنی تقریروں، تحریروں اور شب و روز کی عملی کاوشوں کے ذریعہ دلوں کی کائنات بساتے چلے گئے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے ثمرات ظاہر ہونا شروع ہوئے تو باغ سنیت میں بہاریں آنے لگیں۔ مرجھائی کلیاں کھلنے لگیں، گلی گلی قریہ قریہ مہکنے لگا، جا بجا محافل میلاد سج گئیں۔ مساجد صلوٰۃ وسلام کی صداؤں سے گونجنے لگیں۔ ''مصطفیٰ جان رحمت کے بول'' زبان زد عام ہوگئے۔ کلام اعلیٰ حضرت محافل کی زینت بن گیا۔ کنز الایمان ترجمہ اعلیٰ حضرت سے گھر گھر مستفید ہونے لگا۔ اگر بالفرض تمہیں فیض رضا کے ان جلووں سے انکار ہو یا مولانا ابوداؤد صاحب مدظلہ العالی کی جلیل القدر خدمات کا

اعتراف نہ ہوتو ذرا اپنے بڑوں سے پوچھ دیکھو کہ اگر ہم چالیس پچاس سال قبل کے دور کا مشاہدہ کریں تو کیا مسلک اعلیٰ حضرت کے غلبہ و چرچا کا کوئی نظارہ میسر آئے گا؟ کیا اہلسنّت کی مسلّمہ تقریبات کے موجودہ جاہ وجلال کا کوئی منظر نظر نواز ہوگا؟ کیا یوم رضا اور حیات اعلیٰ حضرت پر اخبارات کے ایڈیشن آج کی طرح کبھی شائع کئے گئے؟ کیا تصانیف اعلیٰ حضرت کی اس دور (گئے گزرے دور) میں جو ترویج واشاعت ہوئی ہے ماضی میں اس کی کوئی مثال دستیاب ہے؟ کیا جس شان وشوکت سے محافل میلاد وجلوس عید میلادالنبی واعراس بزرگان دین کا انعقاد آج ہوتا ہے ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے؟ جتنی مطبوعاتِ اہلسنّت سے آج کتب خانے بھرے ہوئے ہیں پہلے بھی ایسے ہی تھے؟

؎ ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرنے کا دعویٰ اب تمہاری مجبوری بن گیا ہے۔ عملی طور پر تم اس فیلڈ کے پودے نہیں تھے نہ تمہارے حضرت عطار قادری نے کبھی تقریری یا تحریری طور پر مذہب حق اہلسنّت کی حقانیت و باطل قوتوں کی سرکوبی کا کوئی نمایاں کارنامہ انجام دیا ہے۔ یہ میدان کارزار صرف اعلیٰ حضرت کی فیلڈ تھی جس کی آبیاری حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ تمہیں تو صرف پکی پکائی سے سروکار ہے کبھی کوئی حسام الحرمین کبھی الدولۃ المکیہ کوئی کوکبہ شہابیہ کوئی فتاویٰ رضویہ ودیگر ضخیم کتب نہ سہی ان کی پیروی میں کوئی چار سطریں ہی لکھی ہوتیں۔ تمہارے دامن کو تو ان کی ہوا بھی نہیں لگی اور طعنے دیتے ہو پاسبان مسلک رضا نباض قوم مجاہد ملت نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کو جن کی نصف صدی پر محیط تبلیغی تحریری تعمیری تقریری زبردست خدمات کے اپنے بیگانے سب معترف ہیں۔

تم مانو یا نہ مانو تمہاری پستی فکر ہے مگر حضرت عطار قادری کا دل گواہی دے گا کہ بیداری

کی یہ لہر مولانا ابوداؤد اور اُن کے ''رضائے مصطفےٰ'' کی مسلسل کاوشوں کا حاصل ہے اور اِس پر ''رضائے مصطفےٰ'' کی ۵۰ فائلوں کے ہزاروں صفحات ہی نہیں' روزنامہ اخبارات میں شائع ہونے والی ان گنت خبروں' مضامین اور مقالات بھی شاہد عادل ہیں۔

کسی بدعمل کا عمل سنوارنا اچھی کارکردگی ہے مگر کسی بدعقیدہ کو راہِ راست پر لانا بہت بڑا معرکہ ہے کہ اس طرح خاندان کے خاندان صراط مستقیم پر گامزن ہوجاتے ہیں۔ حضرت مولانا ابوداؤد صاحب نے یا ''رضائے مصطفےٰ'' نے کبھی مولانا محمد الیاس قادری کو کوئی دُکھ پہنچایا ہے' نہ کبھی کوئی پرسنل اٹیک کیا ہے لیکن حق بیانی بہرحال حق بیانی ہے جو محض مخالفین تک محدود نہیں ہوتی۔ ضرورت پڑنے پر اپنوں کو بھی حق بات کی روشنی پہنچانی پڑتی ہے اور اس میں بھی اصل مقصد اُن کی بھلائی ہی ہوتا ہے یا سنیت کا مفاد پیش نظر ہوتا ہے یا معاشرہ کی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔

''رضائے مصطفےٰ'' کی پچاس فائلیں بڑے سائز کے لاجواب پچاس سے زائد اشتہارات' تقریباً ہر فرقہ باطلہ کے رد میں بہترین مواد پر مشتمل کتابوں کا ذخیرہ نئے نئے فتنوں اور خطرات کی بروقت گرفت اور اہلسنّت کو اُن سے خبردار کرنا آڈیو کیسٹوں پر مسلک اہلسنّت کی حقانیت پر مشتمل ان کے بیانات۔ اُن کی دینی ملی ملکی مسلکی خدمات کے روشن چراغ شاہد عادل ہیں۔ جس طرح انہوں نے شب و روز کی انتھک کوششوں سے مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت انہی کے انداز میں اپنائی اور نبھائی ہے۔ تمہارے اور تمہارے ممدوح کے کارخانہ میں اس کی کوئی مثال نہ ہے۔ بس اجتماعات میں شرکائے اہلسنّت کی تعداد نے دماغ ماؤف کر دیا ہے۔ خدا نہ کرے اگر یہی تعلیاں وردزبان رہیں تو یہ چار دن کی چاندنی اندھیری رات میں تبدیل ہوتے دیر نہ کرے گی۔ ع...... ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

ایک ضروری سوال:

کتاب فیضان سنت کے مطابق مولانا محمد الیاس قادری رمضان ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں کراچی میں پیدا ہوئے جبکہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اسی

سال شعبان ۱۳۲۹ھ فیصل آباد میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے پہلے جلسۂ دستارفضیلت میں حضرت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس سے دستارفضیلت وسندفراغت سے شرف یاب ہوئے۔ اُس وقت اُن کی عمر اکیس سال تھی۔ گویا وہ عمر میں الیاس قادری صاحب سے اکیس (۲۱) سال بڑے ہیں۔ دعوت اسلامی والے اُنہیں زیادہ نہ سہی مولانا الیاس قادری کا بڑا بھائی ہی مان لیں اور بتائیں کہ بڑا بھائی چھوٹے بھائی کی کسی غلطی بلکہ شرعی غلطی پر اُس سے باز پرس نہیں کرسکتا۔ اگر کرسکتا ہے اور یقیناً اخلاقاً کرسکتا ہے تو تم لوگ خاص طور پر مصنف ''مظلوم مبلغ'' قسم کے لوگ کیوں اوا زار ہور ہے ہو؟

اتمامِ حجت:

راقم (غلام محمد) نے شروع میں وہ عریضہ نقل کردیا ہے جو مولانا محمد الیاس قادری صاحب کو تحریر کرکے بصیغہ رجسٹری ارسال کیا تھا اور جس کا اُن کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا اور کتاب ''مظلوم مبلغ'' بدستور بلکہ پہلے سے زیادہ تعداد میں زور شور سے تقسیم ہوتی چلی آرہی ہے۔ اسی طرح جب شروع میں دعوت اسلامی کے اجتماع میں نماز باجماعت میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا گیا تو پاسبان مسلک رضا، نباض قوم مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے مولانا عطار قادری صاحب کو مکتوب لکھا اور اس بدعت کی بجائے بحوالہ اکابرین سنت مکبرین کے احیاء کی طرف توجہ دلائی، جس کا درج ذیل تعجب انگیز وافسوسناک جواب موصول ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سگ مدینہ محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی کی جانب سے پاسبان مسلک امام احمد رضا حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی (اطال اللہ عمرہٗ) کی خدمت میں مدنی مٹھاس سے تربترمہکامشکبار سلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمد للہ رب العالمین علی کل حال۔نوازش نامہ باصرہ نواز ہوا۔اللہ عزوجل آپ کو تادم زیست مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر استقامت بخشے اور آپ کے صدقے مجھ پاپی و بدکار کو بھی۔دعا فرمائیں اس سے پہلے کہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ مسلک سے بال برابر بھی ہٹوں' اللہ عزوجل مجھے مدینہ منورہ میں جلوہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر شہادت عطا فرمائے''۔(محمد الیاس قادری)

جواب الجواب:

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اس جواب کے جواب میں درج ذیل مکتوب ارسال کیا:

مبلغ اسلام مولانا محمد الیاس قادری صاحب زیدلطفہٗ۔السلام علیکم!

آپ کا جواب موصول ہوا مگر خلاف توقع جواب برائے نام ہے۔سوال کا جواب نہیں جو زحمت دہی کے بعد باعث اذیت ہوا۔ایسے خلاف اخلاق ومروت جواب کی آپ سے توقع نہ تھی۔آپ نے اس بات کا بھی احساس نہیں فرمایا کہ فقیر شروع سے آپ کی چاہت رکھنے والا مخلص محبین میں سے ہے۔حضرت والا ملتان کے حالیہ اجتماع میں خلاف توقع نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہم جیسے خدام اعلیٰ حضرت سنیوں رضویوں کیلئے سخت صدمہ واذیت وانتشار کا باعث ہے۔اس لئے ہماری تسلی فرمانا اور آپ کی طرف سے جو زخم لگا ہے۔اس پر مرہم رکھنا اور درج ذیل سوالات کا نمبر وار جواب دینا آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

نمبرا: ماضی کے اجتماعات میں ہمیشہ اسپیکر کی بجائے سنت مکبرین کا اہتمام کس شرعی بنیاد پر ہوتا رہا ہے۔

نمبر۲: اس مرتبہ کون سی اہم اور قوی بنیاد پر سنتوں بھرے اجتماع کو سنت مکبرین کی بجائے اسپیکری بدعت سے داغدار کیا گیا؟

نمبر۳: حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرمایا 'البرکۃ مع اکابرکم' اس سوالنامہ کے ہمراہ نماز میں اسپیکر کا استعمال ناجائز ہونے کے متعلق اکابر اہلسنّت و بزرگان دین کے فتاویٰ مبارکہ کو بغور پڑھیں اور ان کی روشنی میں نماز میں سپیکر کے استعمال کی وجہ جواز تحریر فرمائیں۔

نمبر۴: مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی خصوصی توجہ کیلئے وقار الفتاویٰ جلد۲، ص۴۸۸، کا فتویٰ نقد بنقد پیش کردیا جائے۔ ملاحظہ ہو لکھا ہے:

''تمام اکابر اہلسنّت ....سب کا متفقہ فتویٰ متعدد بار شائع ہو چکا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء از روئے شرع صحیح نہیں اور یہی صحیح ہے''۔ الخ۔

فتویٰ مذکورہ میں تمام ''اکابر اہلسنّت ......سب کا متفقہ فتویٰ از روئے شرع صحیح نہیں'' کے الفاظ بار بار بغور مطالعہ فرمائیں۔ خدا کرے کہ مفتی اعظم بریلی شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں اور مفتی اعظم کراچی علامہ مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہما کا فتویٰ مبارکہ بحوالہ تمام اکابر اہلسنّت و سب کا متفقہ فتویٰ کے الفاظ مبارکہ آپ کے دل پر اثر انداز ہوں اور آپ نماز میں اسپیکر کے استعمال سے جلد از جلد رجوع کا اعلان فرمادیں تا کہ انتشار و تنازعہ طول نہ پکڑے۔ آپ کی شخصیت مجروح و متنازعہ نہ بنے اور دعوت اسلامی کو نقصان نہ پہنچے۔

نمبر۵: قرآن مجید میں بنی اسرائیل کو تنبیہ فرمائی گئی ہے:

اتستبدلون الذی هو ادنی بالذی هو خیر۔ (آلایه)

کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو۔ (کنزالایمان)

کیا اکابر اہلسنّت کے متفقہ اعلیٰ و خیر فتویٰ کے مقابلہ میں مشکوک ادنیٰ تحقیق اور تمام اکابر کے متفقہ فتویٰ کے مقابلہ میں اصاغر کی اخلاقی تحقیق کو اختیار کرنا آیہ مبارکہ کی تعلیم کے خلاف نہیں۔ نمبر وار جواب دے کر مشکور ہوں۔

منتظر جواب:

ابوداؤد محمد صادق۔ ۴۔ ۸۔ ۱۴۲۱ھ

کم و بیش تین سال کا عرصہ ہونے کو ہے مگر افسوس کہ اس جواب الجواب کا مولانا موصوف نے جواب نہیں دیا۔ اسی طرح مولانا الیاس قادری نہ حق بات قبول کرتے ہیں، نہ معقول جواب دیتے ہیں۔

حاصل کلام:

اب جبکہ مولانا صاحب کسی تحریر کا جواب نہ دیں۔ اپنا مؤقف شرعی مسائل میں واضح نہ کریں تو اُن کو خلافِ شریعت و سنت امور کی طرف بذریعہ مضمون توجہ دلانا کیسے جرم بن جائے گا۔ چاہیئے تو یہ کہ وہ کھل کر اپنا عندیہ بیان کریں یا اکابر کی تغلیط کریں یا اُن کی تقلید و اُن کے مؤقف سے اتفاق کریں۔ جیسا کہ انہوں نے سوال و جواب کی ایک نشست میں ایک سائل کے جواب میں واشگاف الفاظ میں حلف اُٹھا کر یہ اعلان کیا ہے کہ ''مجدد کے شرائط مجھ میں نہیں پائے جاتے، اللہ کی قسم میں مجدد نہیں ہوں، جس نے بولا وہ رجوع کرے اور آئندہ کوئی مجھے مجدد نہ بولا کرے۔

رضائے مصطفیٰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

بمطابق جون ۲۰۰۵ء

نظم

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ کی اشاعت صفر المظفر ۱۴۲۷ھ میں مدیر محترم مولانا الحاج محمد حفیظ نیازی صاحب زید لطفہٗ کی ایک پُر خلوص نظم شائع ہوئی جو درج ذیل ہے۔

با ادب با نصیب ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نسبت نہیں ہے کوئی کسی اُجڑے باغ سے
حق ہے رضائے مصطفےٰ حق مسلک رضا
تسلیم رکھیں اس کو دل سے دماغ سے
پھسلے نہ کوئی عامی پھسلے نہ خود امیر
چمکیں فضائے دہر میں ہم آب تاب سے
قائم رہیں ہمیشہ ہم اپنی راہ پر
کیا واسطہ ہمیں کسی پیچ و تاب سے
پھولا پھلا رہے چمن امید و جاہ کا
اک خوشہ بھی نہ کم ہو سنیت کے باغ سے
دھبہ نہ لائیں آپ اکابر کے نام پر
گھر کو لگائیں آگ نہ گھر کے چراغ سے
کیوں دیں کسی بدمذہب کو موقع فتور کا
بلبل کا راگ اچھا ہے اس کالے زاغ سے
جو کچھ پڑھا لکھا ہے حرز جاں کریں
اُس پر توجہ دیجئے دل سے دماغ سے
ٹی وی نبی کا دشمن ہے تصویر ہے حرام

کہہ دیجئے صحیح ہے نیازؔی کا یہ پیام

''مظلوم مبلغ'' کے مصنف نے اس پُر خلوص نظم کو بھی نشانۂ ستم بناتے ہوئے اپنی بے تکی شاعری کا رُعب جمانے کیلئے ستر عدد اشعار قلمبند کر دیئے اور طرفہ تماشا یہ کہ محترم نیازی صاحب کی نظم کے ایک شعر بلکہ ایک مصرعہ کو بھی چھوا تک نہیں اور جو چیزیں اس نے اپنے شعروں میں لکھی ہیں نیازی صاحب کی نظم میں کسی ایک کا شائبہ تک نہیں۔ شاید اسی کھردری ادا کیلئے کہا گیا ہے:

ع...... ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ

دوسرا ایڈیشن:

مظلوم مبلغ کتاب کا پہلا ایڈیشن ۷۲ صفحات پر مشتمل تھا اور آخر میں یہ نظم تھی مگر جدید ایڈیشن میں صفحات بڑھا کر اُن میں بھارت کے علماء و رسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ص ۷۴ پر مولانا محمد توصیف رضا نوری کے مکتوب بنام حضرت مولانا سبحان رضا خاں صاحب مطبوعہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (مئی جون ۲۰۰۶ء) کا تذکرہ ہے جس کے شروع میں لکھا ہے کہ ''اب مولوی الیاس صاحب مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کھل کر میدان میں آ گئے ہیں، اب کسی رعایت و رواداری کے مستحق نہیں۔

اسی مکتوب کے آخر میں مولانا محمد توصیف رضا یوں رقمطراز ہیں:

''یہ بھی واضح کر دوں کہ فقیر سیدی مرشدی سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے بیعت ہے اور ٹی وی۔ مووی۔ لاؤڈ اسپیکر اور دیگر معمولات ...... میں علماء اہلسنّت اور مولانا کے ساتھ ہے۔ نہ کبھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھی نہ مووی وغیرہ بنوائی''۔ (ص ۷۹)

اندھیر گردی:

مصنف ''مظلوم مبلغ'' کی اندھیر گردی ملاحظہ ہو کہ اُس نے عطار قادری صاحب

کی وکالت میں ایک بھارتی جریدہ کا دروازہ جا کھٹکھٹایا اور حضرت مولانا محمد توصیف رضا نوری کے مکتوب کے سہارے اپنے عطار صاحب کے نمبر بنانے کی کوشش کی لیکن اُس کی اس کوشش کو مولانا موصوف کے دو جملوں نے ناکام کردیا کہ ٹی وی مووی لاؤڈ اسپیکر اور دیگر میں۔ میں علماء اہلسنّت کے ساتھ ہوں، نہ کبھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھی، نہ مووی وغیرہ بنوائی۔

مقام حیرت:

حیرت ہے کہ مصنف مذکور کو اس بھارتی جریدہ کے دو تین صفحے اپنے حضرت صاحب کی تعریف میں نظر آئے تو انہیں اپنی تصنیف کی زینت بنالیا مگر تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں ویڈیو کے عدم جواز پر مشتمل ایک جامع و مدلل کتاب موسومہ ''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم''، جو نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین مفتیٔ اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت مولانا علامہ مفتی اختر رضا خاں مدظلہ العالی کی ۱۵۲ صفحات پر مشتمل تصنیف ہے۔ اُسے دکھائی نہیں دی، نہ ہی اسے اس پر حضرت ابوالبرکات علامہ مفتی محمد ثاقب اختر القادری کی لاجواب تقدیم نظر آئی ہے۔ تعصب کی عینک اُتار کر بتائیں کہ یہ ''میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھوہ'' والا معاملہ قارئین کو بیوقوف بنانے کیلئے روا رکھا گیا ہے یا اپنی بیوقوفی کا مظاہرہ کرنے کیلئے۔ کیا یہ چور بازاری نہیں کہ جس تحریر سے مووی کے جواز کا بھی کوئی پورا ثبوت نہیں ملتا اُسے تو اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے اور جس جامع مدلل کتاب میں عدم جواز کا شرعی حکم جناب نبیرۂ اعلیٰ حضرت کے قلم اور احسن العلماء مولانا حسن میاں برکاتی، محدث کبیر علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی، حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خان صاحب اور مولانا علامہ سید ظہیر احمد زیدی (مدظلہم) کی تصدیقات اور سائنسی تھیوری کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

اُس سے آنکھیں بند کر کے صُمٌّ بکمٌ عمیٌ کا عملی نقشہ پیش کر رہے ہو۔ کیا تم

لوگ مولانا محمد الیاس صاحب کو ان سب ذی وقار علماء کرام سے برتر سمجھتے ہو کہ تمہارے نزدیک اُن کا مؤقف صحیح ہے اور ان جید علماء کا فیصلہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ تم مولانا الیاس قادری کو جس بام عروج پر پہنچانا چاہتے ہو وہ محض ایک سراب ہے اور بس۔

تنظیم دعوت اسلامی کا جب کراچی میں قیام عمل میں آیا تو علماء اہلسنّت کے اُس اجلاس میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم، علامہ ارشد القادری مرحوم اور دیگر علماء موجود تھے۔ علامہ ارشد القادری صاحب نے تنظیم کا نام ''دعوت اسلامی'' تجویز فرمایا اور کہا دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے سربراہ کا نام ''الیاس'' ہے۔ ہم بھی مولانا محمد الیاس صاحب کو اس تنظیم کا امیر مقرر کرتے ہیں، نہ یہ امارت کسی غیر معمولی صلاحیت کی بناء پر تھی، نہ ہی کوئی متبادل شخصیت نہ ہونے کی بناء پر۔ چونکہ رائیونڈیوں کی تنظیم غیر معمولی اجتماع کرنے میں عموماً کامیاب ہو جاتی تھی۔ اس لئے اہلسنّت نے بھی اپنی اس تنظیم کو سر آنکھوں پر بٹھایا اور اہلسنّت کے ''سواد اعظم'' ہونے کی لاج رکھ لی مگر تم ہو کہ صرف ایک شخصیت کو اچھال اچھال کر دوسروں کی نفی کرنا چاہتے ہو۔ حقائق چھپانا ہمیشہ لاحاصل ہوتا ہے۔ رضوی، عطاری کی تفریق نہ کرو ہم تو سب عطاریوں کو پہلے رضوی اور پھر عطاری قرار دیتے ہیں مگر تم اپنی حرکتوں سے رفیق کی بجائے فریق بننے پر مصر ہو۔ یہی تمہاری ناکامی کی خشت اوّل ہے۔ وگرنہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک حق ہے اور تمہاری نازیبا کوششیں اسے نیچا نہیں دکھا سکتیں۔

پیر خانہ کا فیصلہ:

تحقیق و تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ استاذ العلماء مولانا محمد عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سمندری والے جو کتاب ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف کے پیر و مرشد تھے۔ ماہنامہ ''رضائے مصطفٰے'' کی بہت تحسین فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے بے شمار خریدار

بنائے اور جب بھی حضرت مولانا ابوداؤد صاحب سے ملاقات ہوتی تو دست بوسی فرمایا کرتے۔ اسی طرح حضرت عطار کے پیر و مرشد قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ

''بڑے تقویٰ والا بزرگ ہے''

(کتاب سیدی ضیاء الدین احمد قادری جلد دوم، ص ۳۶۹)

ان معلومات کا تذکرہ اس لئے درج کیا ہے کہ یہ دونوں حضرات مریدین اپنے اپنے پیر خانہ کے تاثرات پیش نظر رکھیں اور اپنے بزرگوں کے بزرگ مولانا ابوداؤد کی حق بیانی اگرچہ کڑوی لگے برداشت کریں اور انتشار سے بچیں۔

حرفِ آخر:

فقیر راقم الحروف غلام محمد نے ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف کی دشنام طرازی کردار کشی، ہجوگوئی، طعن بازی و دیگر خرافات کو نظر انداز کر کے محض حق بیانی کے ساتھ اُس کے جملہ اعتراضات و ضروری سوالات کے جوابات لکھ دیئے ہیں۔ تاہم اگر کوئی سوال باقی رہ گیا ہو تو نشاندہی پر اُس کا جواب بھی دیا جاسکتا ہے لیکن اب میرے بھی دو سوالات ضروری ہیں جن کا جواب مسمیٰ عابد علی حجازی (سوکن ونڈ) امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری اور لاؤڈ اسپیکر و مووی کے جواز کے جملہ قائلین کے ذمہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

پہلا سوال:

لاؤڈ اسپیکر میں نماز کے جواز کے قائلین کی تحقیق یہ ہے کہ اسپیکر میں سنائی دی جانے والی امام کی آواز وہی اصل ہے...... جدید ماہرین نے تحقیق پیش کر دی کہ یہ آواز بدلتی نہیں بلکہ وہی اصل آواز رہتی ہے۔ (مظلوم مبلغ ص ۱۵)

کتاب ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف اور جواز کے قائل دیگر حضرات خصوصاً

مولانا محمد الیاس قادری صاحب سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ جبکہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز عین امام صاحب کی اصل آواز ہے۔اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تو کیا اس آواز پر گھروں میں دوکانوں پر پارک وغیرہ میں جہاں جہاں یہ آواز سنائی دیتی ہو وہاں وہاں اس آواز کے مطابق رکوع وسجود کئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ نیز اگر ایک مسجد کے امام صاحب کی تکبیریں' کسی دوسری مسجد یا دوسرے محلّہ یا کسی دوسری بستی میں سنائی دیتی ہوں تو ان کی اقتداء جائز ہوگی یا نہ اگر جواب نفی میں ہے تو

''عدم جواز ثابت ہوگیا''

اور اگر جواب مثبت ہے اور سب جگہ نماز ہوجائے گی اور اقتداء درست ہوگی تو جلد از جلد ''مجلس المدینۃ العلمیہ دعوت اسلامی'' سے اجازت نامہ حاصل کر کے اسے شائع کر دیجئے۔انشاءاللہ آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوجائے گا۔

سوال نمبر۲: کتابچہ ٹی وی اور مووی جسے دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ نے شائع کیا ہے کے صفحہ نمبر۲۴ پر درج ہے۔

☆ ٹی وی اسکرین پر شعاعوں سے بننے والے عکس پر تصویر کا حکم دیا جانا غلط ہے

☆ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔

مووی کے بارے میں مولانا الیاس قادری صاحب جواز کے قائل ہیں۔

(''مظلوم مبلغ''ص ۲۷)

ان آراء سے ثابت ہوا کہ مجوزین ومولانا عطار قادری صاحب کے نزدیک ٹی وی اسکرین پر یا ویڈیو کیسٹ میں نظر آنے والے چہرے تصاویر نہیں عکوس ہیں اور عکوس حرام نہیں ہیں۔ چاہے یہ عکس کسی برگزیدہ شخصیت کا ہو یا کسی عام آدمی کا۔ مرد کا ہو یا عورت کا۔ کسی جلسہ کا ہو یا کسی محفل کا۔ کسی مردانہ تقریب کا ہو یا زنانہ تقریب کا۔عکوس

حرام نہیں۔مووی حرام نہیں' مووی میں عکوس ہیں' شعاعیں ہیں۔

اس لئے زنانہ ہوں یا مردانہ حرام نہیں۔مکمل طور پر جائز ہیں چونکہ عکوس حرام نہیں۔لہٰذا اگر مووی کی فلم اور خاص طور پر حضرت عطار کی مووی فلم عورتیں دیکھیں تو کوئی گناہ نہیں۔اسی طرح عورتوں کی محفل کی مووی فلم اور اس محفل میں تقاریر فرماتی اسلامی بہنیں اگر مرد دیکھیں۔خصوصاً خود حضرت عطار ملاحظہ فرمائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں' نہ یہ تصویریں ہیں کہ حرام ہوں' نہ ہی عکوس حرام ہیں' نہ اس میں محرم غیر محرم کا کوئی امتیاز ہے کہ عکس تو صرف عکس ہے' کسی محرم کا ہو پھر بھی عکس ہے۔غیر محرم کا ہو پھر بھی عکس ہے۔بالفرض کسی ویڈیو کیسٹ میں کوئی ڈرامہ بھرا ہوا ہے اور اس ڈرامہ کی فلم میں مرد بھی نظر آرہے ہیں اور عورتیں بھی تو یہ سب عکس ہی ہیں اور عکس نہ ناجائز ہیں نہ حرام۔(مووی فلم تصویر کے حکم میں نہیں ہے)(ص ۲۸)

اس لئے ٹی وی کا استعمال اور اس کی تصویری جھلکیاں گناہ نہیں رہیں گی۔

رسول خدا محمد مصطفٰے رحمت عالم (ﷺ) نے امہات المومنین (رضی اللہ عنہن) کو نابینا صحابی (رضی اللہ عنہ) سے پردہ کا جو حکم فرمایا اُس کی روشنی میں مووی کے جواز کے قائلین جواب دیں کہ

☆ کیا مووی فلم صرف مردوں کی جائز ہے یا عورتوں کی بھی؟

☆ اگر عورتوں کی جائز نہیں تو کیوں؟ جبکہ مووی فلم تصویر کے حکم میں نہیں ہے؟ وہ بھی عکوس ہیں اور یہ بھی عکوس' نہ وہ تصویریں ہیں نہ یہ پھر وجہ فرق کیا ہوئی کیا مردوں کی مووی فلم عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کی مووی فلم مردوں کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جب اُمہات المومنین (رضی اللہ عنہن) کیلئے غیر محرم نابینا صحابی کو دیکھنا درست نہیں تو آج کی مستورات اور خصوصاً اسلامی بہنوں کو مووی فلم میں غیر محرموں کی زیارت کرنا کیسا ہے؟ اور اپنی زیارت غیر محرم مردوں کو کرانا کیسا ہے؟

ذرا سوچ سمجھ کر جواب ارشاد فرمائیں کہیں جواز کا قول عدم جواز میں تبدیل نہ ہوجائے۔ مصداق:

؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اُدھر کے رہے نہ اِدھر کے رہے

اور

؎ پھنس گئی جان شکنجے اندر جیوں ویلنے وچہ گناں
روہ نوں آکھ ہن رہو محمدؔ ہن رہویں تے مناں

اور

؎ پھنسا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

صحیح مشورہ:

کتاب ''مظلوم مبلغ'' کے مصنف کو سوچنا چاہیئے کہ اُس نے یہ کتاب شائع کر کے کیا کھویا کیا پایا؟

جبکہ اس کتاب میں جابجا فخر ملت اسلامیہ، نائب محدث اعظم پاکستان، محسن

اہلسنّت حضرت مولانا الحاج مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب (زید مجدہ ولطفہٗ) ودیگر جید علماء کرام کی تحقیر وتنقیص کی گئی ہے۔

خود مولانا الیاس قادری کی شخصیت کو مجروح کیا گیا ہے۔ اہل حق کو نشانہ تضحیک بنایا گیا ہے اور حق چھپایا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ کے خاندان اور مولانا عطار قادری ودعوت اسلامی کے درمیان اختلافات کی خلیج حائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کئی جگہ دروغ گوئی سے کام لیا گیا ہے۔

اس طرح مصنف عابد علی عائز حجازی (سوکن ونڈ) نے خود اپنے آپ پر بھی ظلم کیا ہے۔ اُسے اپنے اس صریح ظلم سے جلد توبہ کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے دربار میں توبہ کے علاوہ اپنا توبہ نامہ شائع کرنا چاہیئے اور جن جن حضرات کی دل شکنی کی ہے اُن سے معذرت کرنی چاہیئے۔ وگرنہ

حجازی کئے کی سزا پائے گا
جو بوئے گا کاٹے گا کٹوائے گا
ظلم کر نہ ظالم تو پچھتائے گا
سدا نام اللہ کا رہ جائے گا

مدنی التجاء:

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قادری کی خدمت میں مدنی مٹھاس سے تر بتر مہکی مہکی مشکبار مدنی استدعا ہے کہ آپ تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں اور مسلمہ اکابر کی معیت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے اپنی نسبت کے پیش نظر نماز میں

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال اور مووی کے جواز والے نظریہ سے رجوع فرما کر عدم جواز کے فتاویٰ کو قبول فرمالیں۔ اس میں سُبکی کی کوئی بات نہیں بلکہ اس وسیع الظرفی سے آپ کی شان میں اضافہ ہوگا۔ اہلسنّت میں افتراق وانتشار کا خاتمہ ہوگا۔ دعوت اسلامی متنازعہ ہونے سے بچ جائے گی۔

موجودہ خلفشار سے سب کو نجات مل جائے گی اور اہلسنّت کے آپس کے محبت بھرے جذبات کو فروغ ملے گا اور انشاءاللہ العزیز آخرت بہتر ہوگی۔ البتہ تأخیر شکوک و شبہات کو جنم دیتی ہے اور مفید نہیں ہوا کرتی۔ واللہ الھادی والموفق

دُعا

مولیٰ کریم سب اہلسنّت کو اپنے پیارے حبیب کریم علیہ التحیۃ والثناء کے صدقہ جلیلہ سے اعدائے دین، بدمذہبوں اور شیطان رجیم کے شر سے بچائے اور اپنی اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ میدان محشر میں حضور شافع یوم النشور کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

اور پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری کا سایہ عاطفت ہم پر تادیر سلامت رکھے (آمین) اور مولانا محمد الیاس قادری صاحب کو متذکرہ حقائق کی روشنی میں قبول حق کی توفیق انیق عطا فرمائے اور اُن کی سرپرستی میں مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج وتبلیغ بیش از پیش ہمیشہ جاری رہے (آمین)

دُعاگو ...... دُعاجو ...... غلامِ محمد ...... خوشاب

☆☆=========☆☆